بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ کتاب نافع بیان مسائل عید الفطر اور عید اضحے میں موسوم و معروف بہ



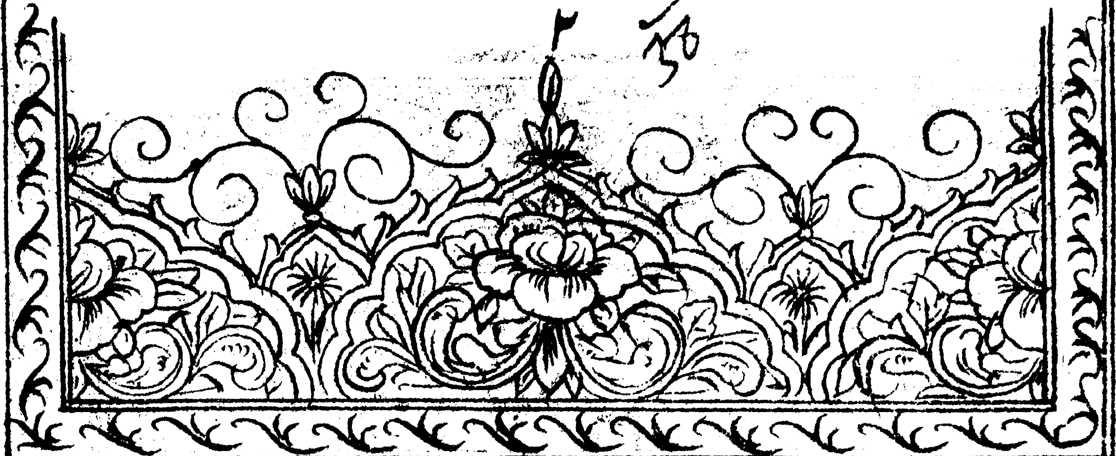
احکام العیدین



مع تکملہ تصنیف جناب فضیلت مآب مولانا مولوی محمد قطب الدین صاحب دہلوی

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین ہو مقبول جہان ہوئی

۲۰۸۹۲



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم ایسے وحدہ لاشریک کی حمد لکھتا ہے کہ جسنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مرتبہ خلت کا عطا فرمایا
اور سید الکونین رسول الثقلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درجہ محبوبیت کا عنایت کیا ہزاران ہزار
صلوۃ وسلام نازل ہون اونپر اور اونکی آل اطہار اور اصحاب ابرار پر بعد حمد وصلوۃ کے مسکین
محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین خان بیچ خدمت سب بھائی مسلمانون کے التماس رکھتا ہے
کہ مین ایک خادمان خادم جناب مکرم اور معظم سند المحدثین مقتدی الطالبین مجمع الفضائل منبع الفواضل جامع
الاشفاق والاخلاق یعنے حضرت مولانا ومرشدنا مولوی محمد اسحاق سلمہ اللہ تعالی علی رؤس الحق
والاحقاق نواسۂ حضرت مولانا شیخ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز دہلوی کا ہون جس وقتتک جناب ممدوح
یہان تشریف رکھتے تھے تو اکثر خلائق سواے شہر اپنے کے راہ دور دراز سے بیچ خدمت آپکے فیض اور صحبت
کثیر البرکت آپکی سے طرح طرح کے فائدے اوٹھاکر شب وروز بہرہ یاب ہوتے تھے چنانچہ اس عاجز نے بھی خدمت عالی
جناب موصوف سے موافق فہم ناقص اپنی کے اور توجہ دلی اور شفقت قلبی حضرت کی سے کہ بدرجۂ اتم حال
کمترین پر ختم تھی بہت طرح کے فائدے علوم دینی حاصل کیے اور فیضیاب ہوا اور حال فیض عام آپکا
اسطرح پر تھا جیسے اولیاء اللہ کی تعریف مین آیا ہے کہ اولیاء اللہ وہ ہین کہ جنکے دیکھنے سے اللہ تعالی یاد آوے
یہ بات جناب موصوف مین صاف پائی جاتی تھی اور دل یہی چاہتا تھا کہ آپکی زبان فیض بیان سے

ہمیشہ ذکر خدا اور رسول کا سنا کیجی اور آپکی صحبت مین شب و روز حاضر ہو کر فائدے دین کے حاصل کیا کیجیے
اور اکثر خیالات فاسدہ حاضر ہونے خدمت عالی اور زیارت جمال باکمال حضرت کے سے دور رہتے تھے
اب جبسے کہ جناب ممدوح نے یہان سے ہجرت کی ہے اوسی دن سے چرچہ درس و تدریس علوم دینیہ کا
تمام ہندوستان سی بہت کم ہو گیا اور جو لوگ کہ جناب فیض انتساب سے موافق حوصلہ اپنی کی فیضیاب
ہوئے تھے اونکا یہ حال ہی کہ خیال صحبت بابرکت حضرت کی سی زندگی اپنی بسر کرتے ہین اور یہ کہتے ہین
کہ آنکھین ہماری دیکھنے جمال باکمال جناب ممدوح کو ترستی ہین بموجب کلام ہتادکے کہ وہ صورتین
الہی کس ملک بستیان ہین + اب دیکھنے کو جنکی آنکھین ترستیان ہین + اور بسبب درد جدائی آپکی کے عجب
حالت رہتی ہے اسواسطی شدت شوق مین حسب حال اپنی چند اشعار نوک زیر خامہ ہوتے ہین اشعار

درد ہو تو سکی کچھ دوا کیجیے   دل ہی بیچین ہو تو کیا کیجیے   سب گئی صبر و ہوش و تاب و توان
مین بہا ہون تو کیا رہا ہو غمین   ہوش و حواس اوڑ گئی جاتی ہی یار کے   کیا کیا گھمنڈ تھی ہمین صبر و قرار کے
دل سا رفیق جسکا جدا ہو گیا ہو وہ   وہ اپنی بیکسی پہ نہ روئے تو کیا کری   چشم گریان و دل بریان غم ہجران تابکی
ایک الفت سے تری ہو گئی آزار کئی   این مصیبت را حد و پایان کجاست   این مصیبت نیست در دی دواست
ہر طرف بستان خراب افتادہ اند   ز آتش ماتم کباب افتادہ اند   یاد آرند آن زمان بے غمے
صحبت ساقی و عیش و خرمے   ہر یکے را دل ازین ماتم کباب   ہر یکے را دیدہ چون ساغر پر آب
این یتیمان طریقت را بہ بین   بیکسان فی الحقیقت را بہ بین   ہمچو آن طفلی کہ باشد بے پدر
خاک بر سر این غریبان دربدر   ہر یکے چون تشنۂ خستہ جگر   از خود و از ہستے خود بے خبر
گفت با یکدیگر از جوش درون   ہر یکے انا الیہ راجعون +   زین سبب خون جگر کردہ غذا
دوختہ چشم توقع بر خدا   مہر خاموشی نہادہ بر دہان   ربنا ارحم لنا ور د زبان +
بسکہ چون تصویر خاموشی گزید   ہر یکے چون کنج دیوار خرید   غزل یاد ایامیکہ ما ہم داشتیم
دست بر کام دو عالم داشتیم   فیض پیر رہنما یار شفیق   صحبت یاران ہمدم داشتیم

از سرور دولت بزم حضور * بود شادی گرچہ ماتم داشتیم * بر سر ناسور زخم دل بعشق * از نمک ہم فیض مرہم داشتیم * اب یہان سب صاحب بنظر انصاف و دیدہ غور سے ملاحظہ فرما دین کہ جنکی طرف ایک عالم رجوع ہو اور وہ بھی بذاتہ صحت عالم ہون اور کسیطرح کی حاجت بھی بند نہو بہر وہ شخص عیش و آرام دنیا کی کو برابر پر پشہ کے نجانے اور گھر بار اپنا چھوڑکر طالب رضای مولا اور تابع مرضیات کے ہو یہ کام مقبول اور مخصوص لوگونکا ہی اور اس آیہ کریمہ کی مصداق بھی ایسے ہی لوگ ہین وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور جب آپکی دلمین ارادہ ہجرت کا مصمم ہوا تو ہمنے عرض کیا کہ کچہ نصیحت ہمکو کیجیے اوسکے جواب مین کلام مختصر اور جامع ارشاد فرمایا اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالطَّاعَۃِ وَکَثْرَۃِ الذِّکْرِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ یعنے مین نصیحت کرتا ہون تمکو کہ ڈرتے رہنا اللہ تعالی سے کہ بچنا اوسکے گناہون سے اور بندگی کرتے رہنا اللہ تعالی کی اور بہت یاد کیا کرنا اوسکی اور بہت استغفار پڑہا کرنا اور بہت درود بہیجا کرنا نبی مختار پر صلی اللہ علیہ وسلم پس جب آپ تشریف لیگئی اور ہم بے نصیب اونکی صحبت سے بدیدہ گریان و دل بریان خصت ہوے تو بعضے مخلصین کو یہ خیال ہوا کہ کچہ ایسی چیز لکھیے کہ یادگار آپکی ہو چنانچہ میر ظہور علی صاحب نے کہ محب صادق ہین یہ تاریخ لکھی ہے مولوی اسحاق صاحب با کمال * ترک خانہ کردہ سوے کعبہ رفت * سال تاریخش چنین گفتہ ظہور * یک ہزار و دو صد و پنجاہ و ہشت * ۱۲۵۸ اور خواجہ احسن اللہ صاحب نے یہ تاریخ لکھی ہے مولوی اسحاق صاحب فخر دین * تہا منور شہر جنکے نام سے * درس فرماتی تہے ہفتے مین دوبار * فہم سی ادراک سی الہام سے * عالم و جاہل سبھی چھوٹے بڑے * بہرہ ور تہے اونکے فیض عام سی * ملکر گئے ہجرت مع اہل و عیال * سوی کعبہ شوق کی احرام سی * سچ تو یون ہی جو کہ احسن نے کہا * شہر خالی ہوگیا اسلام سے * مصرع اخیر سے سوا لفظ اسلام کی تاریخ نکلتی ہے اور اس ہیچدان کو یہ خیال ہوا کہ آپکی تالیفات مین سے کوئی رسالہ ہاتہ لگی تو اوسکا ترجمہ و شرح زبان ہندی مین لکھون تا کچہ نمونہ فیض صحبت آپکی کا لوگونمین باقی رہے پس ایک رسالہ فضائل عشرہ ذیحجہ مین کہ اوسمین حدیثین صحیحہ جمع کی تہین پایا مینے اوسکا ترجمہ و شرح مختصر لکھی کہ مشتمل ہے احکام قربانی اور نماز عیدین وغیرہ ذلک کو کہ معتبر فقہ کی

کتابون سے مثل در المختار اور طحطاوی شرح اوسکی کی اور ملتقی الابحر اور مغنی الطالب اور مرقاۃ شرح مشکوۃ مصنفہ ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت عبد الحق رحمہما اللہ وغیر ذلک کی لکھی اور بعد لکھنے مسلے وغیرہ کی جسکی کتاب سے وہ مسلہ وغیرہ نقل کیا ہے نام انکا بر مز حرف اسطرح لکھا ہے کہ علامت ملا علی قاری کی ع اور علامت حضرت شیخ عبد الحق کی ح اور طحطاوی کی طحط یا لفظ طحطاوی اور مغنی الطالب کی مغنی اور ملتقی الابحر کی ملتقی اور علامت تقریر مولانا اسحاق صاحب دام اللہ شرفا کی لفظ مولانا کا اور سوا اونکے اور کتاب سے جو لکھا ہی تو نام اوسکا لکھدیا ہی اور آخیر کو خاتمۃ الکتاب بین ترجمہ خطبے عیدین کے اور استفتا لکھا ہوا حافظ احمد علی سہارنپوری کا بیچ حرمت ذبح لغیر اللہ کے کہ بس مفید ہی لکھا اور نام اسکا احکام العیدین رکھا گیا اگرچہ یہ شرح زبان ہندی ہین کہ اہل علم اوسکی طرف التفات نہین کرتی ہین لکھی گئی لیکن اہل علم بھی جو کوئی اسکو دیکھیگا تو خوبی اسکی معلوم کریگا کہ کتنی جزئیات لکھی ہین جو بڑی بڑی کتابون مین لکھی تو پاوینگی یہان بلا مشقت موجود ہین آخر جناب الہی مین دعا اس عاجز کی یہ ہی کہ ببرکت تحریر اس رسالہ کی گناہون میرے کو معاف فرماوی اور زیارت حرمین شریفین کی مجھکو نصیب ہو اور وہین میری موت ہو آمین یا رب العالمین شعر الٰہی نجنی من کل ضیق + بجاہ المصطفی مولی الجمیع + وھب لی فی مدینتہ قرارا + بایمان و دفن بالبقیع + **باب** فی فضیلۃ عشر ذی الحجۃ باب بیچ بیان فضیلت عشرہ ذیحجہ کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیئ رواہ البخاری فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ عمل نیک بیچ انکے بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اس دس دنون سے کہ دہنہ بقرعید کا ہے کہا اصحابہ نے یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی کہ غیر ان ایام مین واقع ہو بہت پیارا ہی طرف اللہ کی فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی یعنے وہ بھی ان دنونکی اعمال کی برابر نہین مگر جہاد اس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات اپنی کے اور مال اپنے کے پس پھر آیا ساتھ کسی چیز کے نقل

کی یہ بخاری نے ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو کہ جان و مال سب وہان کام آوین تو البتہ افضل اور محبوب تر ہے ان دنون کی اعمال سے اسلئے کہ ثواب ملتا ہے بقدر مشقت کے انتہی اور شاید کہ مراد یہ ہے کہ نیک عمل کرنے ان دنونمین بہت محبوب ہین سوائے اعمال رمضان کے اور دنون کی اعمال سے یا یہ کہ رمضان شریف کے اعمال محبوب تر ہین باعتبار فرض روزون و لیلۃ القدر ہونیکے اسمین اور یہ اعمال اس دہہ کی محبوب تر ہین باعتبار ہونے عرفہ کے اور افعال حج کی اسمین ۵ ع و مولانا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کی عبادت کرنی اسمین دس دن ذی الحجہ کے سے برابر کیے جاتی ہین روزہ ہر دن کی اسمین سے ساتھ روزون برس دن کی اور قیام ہر شب کا اسمین سے برابر ہے قیام شب قدر کی نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نے ف یعنی عبادت کرنی اس دہہ مین محبوب تر ہے عبادت کرنے سے اور دنون مین جمیع عبادات کہ خصوصًا قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر اعملون سے ہے اور روزہ ہر دن کے الخ یعنی اول ذی الحجہ سے عرفہ تک ۶ ع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا وفی روایۃ فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا رواہ مسلم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوہی اول دہہ بقر عید کا اور ارادہ کری بعض تم مین کا یہ کہ قربانی کری پس نہ دور کری بال اپنی اور ناخن اپنے ذرہ بھی اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ لیوی بال اور نہ تر شواوی ناخن نقل کی یہ مسلم نے ف بال وغیرہ لینی کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والون کے ساتھ اور نہی اسمین تنزیہی ہے پس نہ لینا بالون وغیرہ کا مستحب ہے اور خلاف اسکا ترک اولی ہے اور امام شافعی کے نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہے ۷ ع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بیوم الاضحی عیدا جعلہ اللہ لھذہ الامۃ قال لہ رجل یا رسول اللہ ارایت ان لم اجد الا منیحۃ انثی اناضحی بھا قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک

وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا مین بیچ دن عید قربان کے یہ کہ ٹھہراؤنمین اسکو عید مقرر
کیا ہے اسکو اللہ نے عید واسطے اس امت کے عرض کیا حضرتؐ سے ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر
نہ پاؤنمین مگر منیحہ مادہ کیا پس قربانی کرونمین اوسکو فرمایا نہین و لیکن لے بال اپنے اور ناخن اپنے اور کترواوین
اپنی اور مونڈ اپنی بال زیرناف کے پس یہ پوری قربانی تیری ہی نزدیک اللہ کے نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی نے
ف یعنے قربانی کا سا ثواب ملیگا اور منیحہ مشتق ہے منح سے بمعنی عطا کے عرب مین عادت تھی کہ اونٹنی وغیرہ
دودھ والی محتاجونکو دیتے تھے کہ ساتھہ دودھ اور پشم اور بچون اوسکے کے فائدہ اوٹھاوین وقت احتیاج تک
اور بعد حاجت روائی کے پھیر دین اوسکو منیحہ کہتے تھے پس اوس شخص کے پاس اسطرحکا جانور تھا اوسنے
اجازت اسکی قربانی کرنے کی چاہی حضرتؐ نے اوسکو منع فرمایا اسلیے کہ اوسکے پاس کوئی چیز سوا اوسکے
نہ تھی کہ نفع اوٹھاتا ساتھہ اوسکے پھر ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قربانی واجب ہے مگر عاجز پر نہین
اور اسلیے کہا ہی ایک جماعت نے سلف سے کہ واجب ہے قربانی یہانتک کہ تنگدست پر بھی اور جمہور کی نزدیک تنگدست
مستحب ہے کرنا قربانی کا اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نہین واجب ہے مگر اوسپر کہ مالک ہو نصاب کا کہ بیان اسکا
آگے آویگا اور جمہور کے نزدیک سنت موکدہ ہی ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ
فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کیا
ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ بہت محبوب ہو طرف اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور
ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھہ سینگون اور بالون اور کھرون اپنی کی اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے
جناب الٰہی مین پہلی اس سے کہ گری زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنے ذبح کی پس خوش کرو ساتھہ اوسکے نفسونکو نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا زین العرب نے کہ معنی یہ ہین کہ افضل عبادتونمین دن عید کے بہانا خون قربانی کا ہے

اور وہ آویگی دن قیامت کے جیسے کہ تھی دنیا مین بغیر نقصان کسی چیز کے تا کہ ہو بدلہ قربانی کرنیوالیکے ہر عضو کا اور سواری ہے اسکی پل صراط پر انتہیٰ ہا معنی یہ ہین کہ اونکی قربانی میزان اعمال مین اور گران کریگی وسکو ادر خوش کر و یعنی جب جانتے کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہی اسکو اور دیتا ہی اسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہون نفس تمہارے ساتھ قربانی کے خوش نہ کراہت کرنیوالے واسطے وسکے ۵ع ح قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ای رسول خدا کے کیا ہے یہ قربانی کرنی فرمایا طریقہ ہے تمہاری باپ برا ہیم کا اوپر سلام ہو جیو کہا اصحابہ نے پس کیا ثواب ہے واسطے ہمارے ہمین بیچ رسول خدا کے فرمایا بدلے ہر بال کے نیکی یعنے گائے اور بکری کی قربانی کرینگے کہ انکے بال ہوتے ہین عرض کیا صحابہ نے پس پشم اے رسول خدا کے یعنے دنبہ و بھیڑ اور اونٹ کی پشم کے بدلے کیا ثواب ملتا ہے فرمایا بدلے ہر بال کے پشم مین سے ایک نیکی نقل کی یہ احمد نے اِنَّ اللّٰہَ یُبَاھِیْ مَلٰئِکَتَہٗ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ بِاَھْلِ عَرَفَۃَ یَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا رَوَاہُ اَحْمَدُ تحقیق اللہ تعالی فخر کرتا ہے اپنے فرشتون سے بعد دوپہر عرفہ کے ساتھ عرفہ والونکے فرماتا ہی دیکھو میرے بندونکی طرف کہ آئے ہین میرے پہان پراگندہ سر غبار آلود نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عَرَفَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْزِلُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلٰئِکَۃَ فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ یَا رَبِّ فُلَانٌ کَانَ یُرَھَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَۃٌ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ عَتِیْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوتا ہے

دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالیٰ نزول اجلال فرماتا ہے طرف آسمان دنیا کی پس فخر کرتا ہی ساتھہ عرفہ والونکی
فرشتونسی پس فرماتا ہی دیکھو طرف بندون میری کہ آئی ہین میری پاس پراگندہ سر غبار آلودہ چلاتی ہوئی یعنی ساتھہ لبیک کے
ہر راہ دور و دراز سے گواہ کرتا ہون مین تمکو بلاشبہ بخشا مینے اونکو پس کہتی ہین فرشتی ای رب ہمارے فلانا تھا تہم ساتھہ
برائی کے اور نسبت کیا جاتا تھا طرف کرنے حرام چیزونکے اور فلانا مرد اور فلانی عورت ایسی ہی تھی کہا فرماتا ہے حضرت
فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشا مینے اونکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین ہے کوئی دن بہت
آزاد ہوتے ہون آگ جہنم سے اوسمین برابر دن عرفہ کے نقل کی یہ شرح السنہ مین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ لِسَانَہٗ وَسَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ یَوْمَ عَرَفَۃَ غُفِرَ لَہٗ مِنْ عَرَفَۃَ اِلٰی عَرَفَۃَ رَوَاہُ
الْبَیْھَقِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے محفوظ رکھا اپنی زبان کو اور کانونکو اور بینائی کو دن
عرفہ کے بخشی جاتی ہین اوسکے لیے گناہ اگلے عرفہ سے اگلی عرفہ تک نقل کی یہ بیہقی نے ف یعنی جسنے زبانکو محفوظ رکھا
گناہونکی باتونسی مانند جھوٹ اور غیبت وغیرہ کے اور کانونکو محفوظ رکھا سننے جھوٹ اور مزامیر وغیرہ بری باتونسی
اور آنکھہ کو دیکھنے اجنبی اور گناہ کی چیزونسے وہ ثواب کو پاتا ہے ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْیَی اللَّیَالِیَ الْاَرْبَعَ وَجَبَتْ لَہٗ لَیْلَۃُ التَّرْوِیَۃِ وَلَیْلَۃُ عَرَفَۃَ وَلَیْلَۃُ النَّحْرِ وَلَیْلَۃُ الْفِطْرِ
رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے شب بیداری کی چار رات واجب ہوئی
اسکے لیے جنت یا مغفرت آٹھوین شب ذی الحجہ کی اور رات کے عرفہ کی اور رات عید قربان کی اور رات فطر کی
نقل کی یہ ابن عساکر نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیَی لَیْلَۃَ الْفِطْرِ وَلَیْلَۃَ
النَّحْرِ لَمْ یَمُتْ قَلْبُہٗ یَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسنے شب بیداری کی رات عید الفطر مین اور رات عید قربان مین نہین مریگا دل اوسکا اوسدن کہ
کہ مرینگے دل یعنی قیامت کو ہول و دہشت و ہانکے سے اس مین ہوگا نقل کی یہ طبرانی نے
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ
اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین دعاؤں کی دعا
دن عرفہ کی ہے اور بہترین اوس چیز کا کہ کہا میں نے اور نبیوں نے پہلے مجسے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد
وہو علی کل شیء قدیر ہے نقل کی یہ ترمذی نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْمُ التَّرْوِیَۃِ کَفَّارَۃُ
سَنَۃٍ وَصَوْمُ یَوْمِ عَرَفَۃَ کَفَّارَۃُ سَنَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوالشَّیْخِ فِی الثَّوَابِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ روزہ بقرعید کی آٹھوین کا کفارہ ہے ایک برس کے گناہونکا اور روزہ دن عرفہ کا کفارہ دو برس کے
گناہونکا ہے نقل کی یہ ابو الشیخ نے بیچ کتاب ثواب کے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَامُ
یَوْمِ عَرَفَۃَ کَصِیَامِ اَلْفِ یَوْمٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ دن عرفہ کا
مانند روزون ہزار دن کے ہے نقل کی یہ بیہقی نے ف بموجب اس حدیث شریف کے اگر عرفہ کے روزے کو
ہزاری روزہ کہا جاوے تو بجا ہی بَابُ الْاُضْحِیَۃِ یہ باب ہے بیچ بیان قربانی کے ف قربانی کرنی بقول
ہے مذہب حنفی مین ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنے جو کہ مالک نصاب کا ہو اگرچہ نصاب نامی نہو یعنے جو کہ ساڑھے باون
روپے نقد یا بقدر ان کی یا زیور وغیرہ چاندی کا یا ساڑھے سات تولہ سونا یا زیور ہو خواہ اور کچھ ساڑھے باون
روپے کی یا زیادہ اس سے مکانات و اسباب وغیرہ سوا حاجت کے رکھتا ہو اور وہ قرضدار بھی ایسا
نہو کہ مال نصاب اسمین لگ جاوے یا کم ہو جاوے نصاب سے اوسپر قربانی کرنی واجب ہے اور قربانی کرنی
اپنی بیوی کیطرف سے اور اولاد کیطرف سے اوسپر واجب نہین اگرچہ اولاد چھوٹی ہو اور بعضون نے کہا
کہ واجب ہے اوسپر کہ چھوٹے بچونکی طرف سے بھی کرے مسئلہ قربانی اگر بکری ہو یا دنبہ یا بھیڑ نر ہون
یا مادہ ایک ایک آدمی ایک ایک بکری اور اگر گائین ہون یا بھینس یا اونٹ نر ہون یا مادہ تو
سات آدمیونکی بھی شراکت جائز ہے بشرطیکہ ارادہ رکھتا ہو ہر ایک اونمین سے قربت یعنے ثواب کا
اور وہ اہل بھی ہون قربت کے اور ساتوین حصہ سے کم نہو حصہ کسیکا پس اگر کوئی چاہے اونمین سے
کہ مین گوشت کہانیکے لیے شریک ہو جاؤن یا انمین سے کوئی کافر ہو یا حصہ کسیکا کم ہو ساتوین سے تو
نہین جائز ہوگی قربانی کسیکی طرف سے بھی اس لیے کہ پہلے کو نیت قربت کی نہین اور دوسرا اہل قربت

نصیب ہو[illegible]

نہین آور تیسرے کا حصہ کم ہے ساتوین سے آور جائز ہی شریک ہونا سات سے کم کو اگرچہ دو ہوں بشرطیکہ
ساتوین حصہ سے کم نہ لے کوئی انمین سے مسئلہ خریدکین سات آدمیونے سات بکریان درمیان اپنے اسلیے
کہ قربانی کرینگے اونکو درمیان اپنے آور نہین مقرر کی اونمین سے ہرایک کے لیے بکری معین پس قربانی کیا
اونہونے انکو جائز ہوا ازراہ استحسان کے مسئلہ اولی یہ ہے کہ حصہ منقطع نہو یعنے مثلاً ایک تین سے اور ایک
چار اگر ایک ساڑھی تین لے آور دوسرابھی ساڑھی تین تو جائز ہے لیکن اولی نہین مولانا مسئلہ گوشت
قربانی کا تقسیم کیا جاوے تو لکر نہ تخمین کرکر مگر جبکہ ملے ہون گوشت کے ساتھہ ہاتھہ پاؤن یا جلد اوسکی
تو تخمین سے اوسکی تقسیم جائز ہوگی یعنے ہر جانب مین کچہ گوشت ہو آور کچہ پاؤن ہون یا ہو ہر جانب
مین کچہ گوشت آور بعض جلد یا ہو ایک جانب مین گوشت آور ہاتھہ پاؤن آور اور جانب مین گوشت و جلد
تو ان سب صورتون مین تخمین سے بانٹنا جائز ہوگا مسئلہ اگر خریدا اونٹ یا گائے قربانی کی لیے
پھر شریک کرلیا چھہ کو تو جائز ہے استحسانا بشرطیکہ وقت خریدنے کے نیت شریک کرنیکی رکھتا تھا
والا نہین جائز اور شریک کرلینا پہلے خریدنے کے اولی ہے یہ طحطاوی مین ہے آور عالمگیری
مین لکھاہے کہ اگر خریدی گائے ارادہ کرتا تھا اسکی قربانی کرنیکا پھر شریک کرلیا اسمین چھہ کو تو مکروہ ہے
آور کفایت کرگی انکو اسلیے کہ بمنزلہ بیچنے بکریونکے ہے حکماً مگر یہ کہ ارادہ کری وقت خریدنے انکے کے یہ
شریک کرلونگا انکو اوسمین تو نہین مکروہ ہی آور اگر کیا یہ تو ہوگا بہتر آور یہ جب ہے کہ ہو تونگر اور اگر فقیر ہو تو مفلس
پس واجب کیا ساتھہ خریدنے کے پس نہین جائز ہے شریک کرنا اسمین آور اسیطرح اگر شریک کیا اسمین
چھہ کو بعد واجب کرنے اوسکے کے اپنے لیے نہین گنجائش رکھتا اسلیے کہ اسنے واجب کیا ہی اوس سب کو
واسطے اللہ تعالی کے آور اگر شریک کیا جائز ہوا اور تاوان دیگا چھہ ساتوین حصون اسکے کا
مسئلہ اول وقت قربانی کا بعد فجر دن عید قربان کے ہے اگر گانون مین ہو اور اگر شہر مین ہو
تو اول وقت بعد نماز عید کے یعنے بعد اسبق نماز عید کے پس اگر قربانی کرلی بعد نماز شہر والونکی
پہلے نماز عیدگاہ کے یا عکس اسکے تو جائز ہے استحساناً کہا شمس الائمہ حلوائی نے کہ یہ

صورت یہ ہے کہ جب قربانی کرے وہ شخص کہ اس فریق میں سے ہو کہ جو نماز پڑھ چکے تھے اور اگر قربانی کی
وہ شخص کہ اس فریق میں سے تھا کہ جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی تو نہیں جائز ہوگی قربانی اسکی اور زعفرانی میں
لکھا ہے کہ جب قربانی کی ایک شخص نے اس جانب میں کہ نماز پڑھی گئی تھی اوسمیں یا جانب دوسری سے جائز ہوگی
انتہی اور پہلے خطبے کے قربانی کرنی جائز ہے لیکن بعد اوسکے اولی ہے اور اگر امام نے نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا
تو جائز ہے ذبح کرنا قربانی کا اور اگر نماز بسبب کسی عذر کے یا بلا عذر اول روز میں نہ پڑھیں تو وقت قربانی کا
بعد گذرنے وقت نماز عید کے ہے یعنی بعد ڈھلنے آفتاب کے اور پہلے اس سے جائز نہیں ہوگی اور جائز ہوگی
دوسرے دن اور تیسرے دن پہلے نماز کے بھی اسلیے کہ نماز انمیں واقع ہوتی ہی قضا نہ ادا اور آخر وقت قربانی کا
پہلے غروب ہونے آفتاب بارھوین کی ہے اور وقت مستحب گانوں والونکی لیے بعد طلوع ہونے آفتاب اور عید کی اور
شہر والونکی لیے بعد خطبہ کی اور اگر شک ہو قربانی ہے کے دنمیں تو مستحب یہ ہے کہ نہ تاخیر کرے قربانی میں تیسری دن تک
اور اگر تاخیر کی تو مستحب ہے یہ کہ نہ کھاوے اوسمیں سے بلکہ للہ دیدے سب اور للہ دے زیادتی کہ درمیان مذبوح
اور غیر مذبوح کے ہے یعنے مثلا ذبح کیا ہوا بارہ آنہ کا ہے اور بغیر ذبح کیا ہوا ایک روپے کا تو چار آنہ اس گوشت کے
ساتھ ملتے ہے اسلیے کہ اگر واقع ہوا یہ غیر وقت اسکے میں تو عہدہ بر آ نہیں ہوگا مگر ساتھ اسکے مسئلہ ایام نحر کے
تین ہیں اور ایام تشریق کے بھی تین اور سب گذر جاتے ہیں چار روز میں پہلا دن نحر کا ہے اور آخر دن تشریق کا
اور بیچ کے دو دن نحر اور تشریق کے ہیں اور قربانی کرنی ایام نحر میں افضل ہے تصدق کرنے قیمت اوسکی سے
اسلیے کہ قربانی واقع ہوگی واجب یا سنت اور تصدق نفل محض ہے کذا فی الہدایہ مسئلہ اعتبار آخر وقت کا ہے
واسطے فقر اور غنا اور ولادت اور موت کے یعنے اگر آخر روز بارھوین کے غنی فقیر ہو گیا واجب نہیں قربانی
اوسپر اور اگر فقیر غنی ہو گیا واجب ہے اور اگر بچہ پیدا ہوا اخیر روز میں واجب ہوگی قربانی اوسکی طرف سے
بموجب قول بعض کے اور اگر مر گیا آخر روز میں واجب نہیں رہا اوسکے ذمہ مسئلہ اول روز یعنے عید کا
دن افضل ہے قربانی کے لیے مسئلہ مکروہ تنزیہی ہے قربانی کرنی رات کو مسئلہ اگر فوت ہوا وقت قربانی کا
پہلے ذبح کرنے اسکے کے تو لازم ہوگا تصدق کرنا اوس جانور کا زندہ اگر نذر مانا ہوا ہوگا وہ یعنے

اسکے ملک مین مثلاً ایک بکری تھی اسنے کہا کہ لازم کیا مینے اپنے پر واسطے اللہ کے کہ قربانی کرونگا اس
بکری کو اور وقت گذر گیا پہلے ذبح کرنیکے تو تصدق کرے اوسکو زندہ برابر ہے کہ نذر کرنیوالا فقیر ہو یا غنی اور اگر
ذبح کر ڈالا اوسکو تو تصدق کرے گوشت اوسکا اور اگر ناقص کیا گوشت کو تو تصدق کرے قیمت نقصان کی
بھی اور نہ کہاوے نذر کرنیوالا اوس سے پس اگر کہایا کچہ گوشت تو تصدق کرے قیمت اوس گوشت کی کہ کہایا
اور ایسے ہی فقیر نے جو جانور خرید کیا ہوگا قربانی کرنیکے لیے وسکا بھی تصدق کرنا لازم ہوگا اور غنی تصدق
کرے قیمت قربانی کی خریدی ہو وہ یا نہ خریدی ہو اور مراد قیمت سے قیمت اوس بکری کی ہے کہ کفایت کرے قربانی مین
مسئلہ یہ جانور جو اور پرندگور ہوئے قربانی انہین پر جائز ہے سوا اونکے اور جانورون پر مثل ہرن وغیرہ مانند اوسکے
کے پر درست نہین اور جو جانور کہ پیدا ہوا ہلی یعنی شہر کے جانور اور وحشی یعنے جنگل سے تو تابع ہوتا ہی ماں کی
یعنے اگر ماں ہلی ہی تو بچہ بھی ہلی ہے اور اگر ماں وحشی ہی تو بچہ بھی وحشی ہے اور اگر قربانی کری ساتھہ ہرنی وحشی کے
کہ ہل گئی ہی لوگونمین یا ساتھہ گاے وحشی کی کہ ہل گئی ہی نہین جائز مسئلہ سات آدمیون نے خرید کیا ایک گاے
پچاس درہم کو قربانی کے لیے اور سات آدمیون نے خرید کین سات بکریان سو درہمونکو تو افضل بکریان ہین +
مسئلہ دس آدمیون نے خریدین ایک شخص سے دس بکریان اکٹھی پس کہا بیچنے والی نے کہ بیچین مینے یہ دس تمھارے ہاتھہ
ہر بکری دس درہم کو پس کہا انھونے کہ خریدین ہمنے پس ہوئین دس مشترک انمین اور لی ہر ایک نے انمین سے ایک ایک
بکری اور قربانی کی اپنی طرف سے جائز ہوئی پس اگر معلوم ہوئی انمین سے ایک بکری کانی پس انکار کیا ہر ایک شریک نے
اسکا کہ کانی نہین جائز ہوگی قربانی انکی اسلیے کہ نو بکریان دس آدمیون کیطرف سے نہین جائز مسئلہ
جبکہ قیمت اونٹ اور بکری کی برابر ہو تو بکری افضل ہے اسلیے کہ اسکا گوشت اچھا ہوتا ہی مسئلہ بکری افضل ہے
ساتوین حصہ گاے سے جبکہ برابر ہون دونون قیمت مین اور گوشت مین اسلیے کہ گوشت بکری کا اچھا ہوتا ہے
اور اگر ساتوان حصہ گاے کا زیادہ گوشت مین تو وہی افضل ہوگا اور حاصل اسمین یہ ہی کہ جب دونون برابر
ہون قیمت و گوشت مین تو اچھے گوشت والا اون دونو نمین سے افضل ہے اور جبکہ مختلف ہون دونون گوشت
و قیمت مین تو زیادہ بہتر ہے پس نر کہ بیس درہم کا ہو افضل ہے اوس خصی سے کہ پندرہ درہم کا ہو اور

اگر برابر ہون دونون قیمت مین اور زائد ہو گوشت مین تو بز افضل ہے اور گائی افضل ہے بیل سے جبکہ برابر ہون
دونون اسلیے کہ گوشت گائی کا افضل ہوتا ہی اور گائی افضل ہے چھہ بکریون سے جبکہ برابر ہون دونون اور سات
بکریان افضل ہین گائی سی کذافی فتاوی قاضیخان اور دنبہ افضل ہے دنبی سی جبکہ برابر ہون دونون گوشت مین
اور قیمت مین اور اگر دنبی زائد ہو قیمت مین یا گوشت مین تو دنبی افضل ہے کذافی الذخیرہ اور بکری افضل بکرے سے
جبکہ برابر ہون دونون قیمت مین اور اونٹنی افضل ہی اونٹ سی کذافی الحاوی اور وہبانیہ مین ہے کہ بکرا افضل ہی بز سے
جبکہ برابر ہون دونون قیمت مین واللہ اعلم مسئلہ اگر بچہ دیا قربانی نے پہلے ذبح کرنیکے ذبح کیا جاوے وہ بھی ساتھہ
اوسکے اور بعضون نے کہا کہ یہ اوس مفلس کے حق مین ہی کہ واجب ہوئی قربانی اوپر سبب واجب کرنے اسکے نذر کے اور
غنی پر نہین لازم ہی ذبح کرنا بچہ کا دن عید کی پس اگر ذبح کیا بچہ کو دن عید کے پہلے یا بعد اسکے تو جائز ہوا
اور اگر نہ ذبح کیا اسکو اور تصدق دیدیا اسکو زندہ جائز ہوا ایام قربانی مین یہ زعفرانی نے اپنی کتاب مین لکھا ہی اور
ملتقی مین لکھا ہی کہ اگر تصدق دیا بچہ کو ایام قربانی مین پس لازم ہی اوسپر تصدق کرنا قیمت اوسکی کا اور اگر ذبح ڈالا
بچہ کو ایام قربانی مین مع تصدق دیدے مول اوسکا پس اگر نہ ذبح کیا بچہ کو یہانتک کہ گذر گئی ایام قربانی کے تو لازم ہی اوسپر
تصدق کرنا بچہ کا زندہ اور جبکہ ذبح کری بچہ کو ساتھہ ماکے تو کھاوی مانکی اور بچہ کی گوشت مین سے اور خلاصہ مین
ابو حنیفہ سے نقل کیا ہی کہ نہ کھاوی بچہ مین سے پس اگر کھاوی تو تصدق کری قیمت اسقدر کی کہ کھایا ہی اور تصدق
کرنا بچہ کا زندہ محبوب تر ہی میری نزدیک + اگر ذبح ڈالی قربانی جائز ہو اور خرید کری ساتھہ قیمت اوسکی کے اور قربانی
اور تصدق کری زیادتی کو کہ درمیان دونون قیمتونکی ہی اور بچہ کے بھی صوف اور بال نہ کترے مانند مان کے
اور اگر باقی رہا بچہ اوسکے پاس یہانتک کہ بڑا ہوا اور ذبح کیا اوسکو واسطے سال آیندہ کی قربانی کے لیے
نہین جائز اور لازم ہوگی اوسپر دو قربانی واسطے سال آیندہ کے اور تصدق کرے اوسکو ذبح کیے
ہوئے کو ساتھہ قیمت اسکی کے کہ ناقص ہوئی ہے بسبب ذبح کی اور فتوی اسی پر ہی کذافی فتاوی
قاضیخان مسئلہ ذبائح ملتقط مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی ذبح کرنا بکری گابھن کا جبکہ ہو قریب بیانیکے
کذافی نصاب الاحتساب مسئلہ قربانی کہین چلی گئی یا چوری گئی اور اسکے بدلے اور خریدی پھر وہ بھی

پائی تو افضل یہ ہے کہ دونوں کو ذبح کری اور اگر پہلی ہی کو ذبح کری جائز ہے اور اسیطرح دوسری کو ذبح کری
تو بھی جائز ہے اگر ہو قیمت اسکی مانند پہلی کے یا زیادہ اس سے اور اگر قیمت اوسکی کم ہے تو ضمان دے زائد کا تو
تصدق کرے اسکو یہ حکم سبکے لیے ہے غنی ہو یا فقیر اور اگر قربانی خریدی ہوئی مرجاوے یا چوری جاوے تو فقیر پر بدلہ
اسکا نہیں آتا ہے اور تونگر پر واجب ہے مسئلہ اگر ارادہ کیا کسی نے قربانی کرنے کا پس کھاتا ہاتھ اپنا ساتھ ہاتھ
قصاب کے ذبح کرنے مین اور مدد کی اوسکی ذبح کرنے مین تو بسم اللہ کہنی دونوں کو واجب ہے اگر بسم اللہ ایک بھی
نہ کہیگا او میں سے تو حرام ہوگی قربانی مسئلہ سات شریکو نمیں سے ایک شریک مرگیا اور کہا اسکے وارثون نے
حال آنکہ وہ بڑے ہین اور شریکو نکو کہ ذبح کرو اسکو اپنی طرف سے اور اوسکی طرف سے تو درست ہے اور اگر ذبح
کیا باقیون نے بغیر اذن وارثونکے نہین جائز ہوگی کسیکی طرف سے مسئلہ ایک اونٹ یا گائے مین کئی
شخص شریک ہون اسطرح کہ ایک کو نیت قربانی کی ہو اور ایک کو تمتع کی اور ایک کو قران کی اور ایک کو
عقیقہ کی یا اور نفل کی یا واجب کی تو درست ہے اسلیے کہ سب قربت ہین مسئلہ خرید کرنا قربانی کا
دس درہم کو اولیٰ ہے تصدق کرنے ہزار درہم کے سے مسئلہ قربانی کرنی مرغی اور مرغے پر ایام قربانی
مین اوس شخص سے کہ نہین ہے قربانی اوسپر بسبب مفلسی کے واسطے مشابہت قربانی کرنیوالونکے مکروہ ہے اسلیے
کہ یہ رسوم مجوس سے ہے مسئلہ مستحب ہے کہ ہو قربانی فربہ اور اچھی اور بڑی اور افضل یہ ہے کہ ہو دنبہ املح خصی
اور ہو آلہ ذبح کا تیز لوہے کا اور مستحب ہے کہ ٹھہر جاوے بعد ذبح کے تا ٹھنڈا ہو جاوے جانور اور نکل جاوے
جان اوسکی تمام بدن سے اور مکروہ ہے یہ کہ قربانی کرکر پوست اوتارے پہلے ٹھنڈا ہونے کے
مسئلہ مستحب ہے یہ کہ کھاوے اپنی قربانی مین سے اور کھلاوے اپنے غیر کو او میں سے مسئلہ مستحب ہے
یہ کہ نہ ناقص کرے صدقہ تہائی سے چاہیے یون کہ تین حصہ کرے قربانی کے گوشت کو ایک حصہ
فقیرونکو دے اور ایک حصہ بطور تحفہ کے بھیجے اگرچہ نوکر دن اور اپنونکو ہو اور ایک حصہ آپ اور
عیال اوسکی کھاوین اور غیاثیہ مین لکھا ہے کہ دیوے اسمین سے جسکو چاہے خواہ غنی ہو یا فقیر یا
یا مسلم ہو یا ذمی انتہی اور اگر سب للہ دیدے جائز ہے اور اگر سب رکھ دے اپنے لیے تو بھی جائز ہے اور پہونچتا ہے

اوسکو یہ کہ ذخیرہ کر رکھے اپنے لیے زیادہ تین دن سے مگر یہ کہ کھلا دینا اور للہ دیدینا اسکا افضل ہے مگر جو وہ شخص عیالدار و مفلس تو اوسکے لیے افضل یہ ہے کہ للہ نہ دے اور اپنے عیال ہی کو دے کذا فی البدائع اگر واجب کرے قربانی کو ساتھہ نذر کے تو نہین جائز ہے اوسکے کرنیوالیکو کھاوے اوس مین سے آپ کچھ اور نہ یہ کہ کھلاوے غنی کو برابر ہے کہ نذر کرنیوالا غنی ہو یا فقیر ایک شخص کے نو شخص ہین عیال مین سے اور دسوان آپ ہے پس قربانی کی اوس دس بکریان اپنی طرف سے اور اپنے عیال کیطرف سے اور نہین نیت کی ایک بکری معین کی لیکن نیت کی دس کی اپنی طرف سے اور اونکی طرف سے جائز ہے استحساناً اور مستحب ہے یہ کہ ذبح کرے اپنے ہاتھہ سے قربانی کو اگر اچھی طرح ذبح کرسکتا ہے اسلیے کہ اولی طاعت مین یہ ہے کہ آپ متولی ہو اور اگر آپ اچھی طرح ذبح نہین کرسکتا ہے تو حکم کرے اور کو ذبح کرنیکا اور آپ کھڑا رہے سامنے اوسکے اور مستحب ہے یہ کہ مول لیکر باندھ رکھے قربانی پہلے ایام نحر کے اور پٹہ ڈالے اوسکے گلے مین اور جھول اوڑھاوے اوسکو اور ہانک کر لیجاوے ذبح کی جگہہ سہولت سے نہ سختی سے اور نہ کھینچے اوسکو ساتھہ پاؤن اوسکے طرف ذبح کی جگہہ کے اور جبکہ ذبح کرے اوسکو للہ دیدے جھول و پٹہ اوسکا مسئلہ مکروہ ہے یہ کہ ذبح کرے قربانی کو کتابی اگرچہ جائز ہے ذبح کرنا کتابی کا مگر تقرب مین اوسکو شرکت کرنا چاہیے اور اگر مجوسی سے ذبح کراوے تو نہین جائز مسئلہ تصدق کردے پوست قربانی کا یا بنالیوے اوسکی کوئی چیز مانند تھیلی یا موزہ یا پوستین کے یا خریدے ساتھہ اوسکے وہ چیز کہ منتفع ہو اوس سے باوجود بقا اوسکی کے مانند چھلنی اور مانند اوسکے کے اور نہ خریدے عوض اوسکے وہ چیز کہ نہ منتفع ہو ساتھہ اوسکے مگر بعد استہلاک یعنے فنا ہوجانیکے مانند سرکہ اور دراہم اور گوشت وغیرہ کے پس اگر بیچ ڈالے گوشت یا پوست عوض چیز مستہلک کے تو تصدق کردے اوسکو اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ گوشت قربانی کا بمنزلہ جلد کے ہے بموجب صحیح روایت کے یہانتک کہ نہ بیچے اوسکو عوض اوس چیز کے کہ نہ منتفع ہوسکے ساتھہ اوسکے مگر بعد استہلاک اوسکی کے مانند گوشت و غلہ کے اور اگر بیچے گوشت و پوست کو بدلے درہم کے للہ دینے کے لیے تو جائز ہے کذا فی التبیین وہکذا فی الہدایۃ والکافی اور نہین حلال ہے بیچنا اوسکی چربی اور سری پا اور صوف و بال اور دودہ کا کہ دوہا ہو بعد ذبح کرنے اوسکے کے عوض اوس چیز کے کہ نہ ممکن ہو انتفاع

ساتھہ اوسکے مگر ساتھہ استہلاک عین اوسکے کے قسم دراہم اور دنانیر اور کھانے پینے کی چیز ویسی انتہی مسئلہ نہ دیوی مزدوری قصاب کو قربانی مین سے مسئلہ اگر خریدی بکری قربانی کے لیے تو مکروہ ہی انتفاع اوٹھانا اوسکے دودہ سے اور کاٹنا اوسکے صوف کا پہلے ذبح کرنیکے انتفاع کے لیے اسواسطے کہ معین کیا ہی اوسکو قربت کے لیے پس نہین حلال ہی اوسکو انتفاع اوٹھانا ساتھہ کسی چیز کے اجزا اوسکے سے پہلے قائم کرنے قربت کے اوسمین جیسیکہ نہین حلال ہی اوسکو نفع اوٹھانا ساتھہ گوشت اوسکے کے جبکہ ذبح کر ڈالے اوسکو پہلے وقت اوسکی کے اور صحیح یہ ہے کہ مفلس اور تونگر دودہ کے دوہنے مین اور صوف کے کاٹنے مین برابر ہین پس اگر دوہے دودہ اوسکا پہلے ذبح کرنیکے یا کاٹے صوف اوسکا تو تصدق کر دے اوسکو اور نفع اوٹھاوے اوس سے اور جسوقت ذبح کری اوسکو اوسکی وقت مین تو جائز ہے اوسکو یہ کہ دوہے دودہ اوسکا اور کاٹے صوف اوسکا اور نفع اوٹھاوے اوس سے اسلیے کہ قربت قائم کی گئی ساتھہ ذبح کے اور انتفاع بعد قائم کرنے قربت کے مانند کھانے کے ہے اور اگر ہو اوسکے تھنو نمین دودہ اور خوف ہو تھنونکے پکجانیکا تو چھڑکے اوسپر پانی ٹھنڈا پس اگر کم ہوجاوے دودہ تو فبہا والا دوہکر للہ دیدے مسئلہ اگر خریدی گاے دودہ کی اور واجب کی قربانی اسکی پھر حاصل کیا مال اسکے دودہ سے تو للہ دے مثل اوس چیز کے کہ حاصل کیا اور تصدق کرے اوسکے گوبر کو اور اگر چارہ کھلاتا ہے اوسکو تو جو کچھ کہ کماوے اوسکے دودہ سے یا نفع اوٹھاوے اوسکے گوبر سے پس جائز ہے اوسکو ورنہ للہ دے کچھ اور نہ سوار ہو قربانی کے جانور پر اور نہ لادے اوسپر کچھ پس اگر کرے یہ اور اوسمین نقصان آجاوے تو للہ دے بقدر نقصان کے اور نہ کرایہ کو دیوے اوسکو پس اگر کرایہ کو دیوی تو تصدق کر دے کرایہ اوسکا مسئلہ قربانی کرنیوالا میت کیطرف سے قربانی کرنیوالا ہے اپنی طرف سے لیکن تصدق کرے اوسکی طرف سے گوشت اوسکا اور فتوی اوسپر کہ یہ جائز ہے مسئلہ اگر ذبح کرے قربانی غیر اپنے کی بغیر امر اوسکے کے تو جائز ہے اور اگر از راہ غلطی کے آپسمین ایک دوسرے کی قربانی ذبح کر ڈالے تو درست ہے اور ضمان یعنی تاوان نہین آتا لیکن آپسمین ایک دوسرے سے بخشوالین اور اگر تنازع کرین دونون آپسمین تو ضمان دے ہر ایک دوسرے کو قیمت گوشت اوسکے کی اور تصدق کر دین اسکو مسئلہ اگر امام از راہ غلطی کے دن عرفہ کے نماز پڑہے اور قربانی کرین لوگ پھر ظاہر ہو کہ عرفہ ہی تو

(حاشیہ) ورنہ دینے سے ... اور ... [illegible]

(حاشیہ) سبب ... [illegible]

اعادہ نماز و قربانی کا سب پر لازم ہے بخلاف اوسکے کہ گواہی سے پڑھے تو ہو اس صورتمین اعادہ لازم نہین +
مسئلہ مستحب ہے کہ موںھہ قربانی کا قبلہ کیطرف کرے وقت ذبح کرنیکے اور چھری تیز کرلیوے پہلے لٹانے جانور کے
اور لٹا کر تیز کرنا اوسکا مکروہ ہے اور اسیطرح مکروہ ہے پاؤن کھینچکر لیجانا اوسکا ذبح کی جگہہ اور سر اوسکا ذبح کر کے
جدا کرے کہ مکروہ ہے اور ذبح حلق کیطرف سے کرے اور وقت ذبح کے کاٹی جاوین چار رگین حلقوم اور مری اور
دو شہ رگ اور اگر اونمین سے تین بھی کٹ جاوینگی تو حلال ہو جائیگا پس اگر کوئی گدی کیطرف سے ذبح کرے
اور پہلے کٹنے رگون حلق کے وہ جانور مر جاوے تو حرام ہے اور اونکے کاٹنے تک زندہ رہے حلال ہے لیکن
گدی کیطرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے مسئلہ اگر اونٹ یا گائے قربانی کی شہر مین بھاگ جاوے اور پکڑنا اوسکا
ممکن نہو تو مالک اوسکا تیر مارے بہ نیت ذبح کرنے قربانی کے جائز ہے در المختار و ملتقی و طحطاوی و عالمگیری و
عنہ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَھُمَا بِیَدِہٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ
قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ دو دنبون ابلق سینگدار کے یعنے دراز تھے سینگ
یا ٹوٹے نہ تھے ذبح کیا اونکو ساتھہ ہاتھہ اپنے کے اور بسم اللہ کہی و تکبیر کہی کہا انس نے کہ دیکھا مینے
حضرت کو کہ رکھے ہوئے تھے قدم اپنا اوپر پہلو یا گلا اونکے کے اور کہتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہ
بخاری و مسلم نے ف مستحب ہے کہ قربانی اپنی اپنے ہاتھہ سے ذبح کرے جو کہ جانتا ہو آداب ذبح کے والا حاضر
رہے وقت ذبح کے اور ذبح کرے اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کے شرط ہے ہمارے نزدیک پس اگر قصدًا ترک
کرے تو وہ جانور حرام ہوتا ہے اور بھول کر اللہ کا نام نلے تو حلال ہے اور تکبیر کہنی مستحب ہے سبکے نزدیک اور
فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر ہمین اشارہ ہے اسپر کہ لفظ واللہ اکبر واو سمیت کہنا افضل ہے اور مکروہ ہے وقت
ذبح کے درود پڑھنا نزدیک جمہور کے سواے امام شافعی کے کہ اونکے نزدیک سنت ہے ع وَعَنْ
عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُكُ
فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ قَالَ یَا عَائِشَۃُ ھَلُمِّیْ الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْھَا

بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ لانے دنبہ سینگدار کے کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنے پاؤن سیاہ ہون اور بیٹھتا ہو سیاہی مین یعنے سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکھتا ہو سیاہی مین یعنے آنکھونکے گرد سیاہی ہو پس لایا گیا حضرت کے پاس لیا دنبہ تاکہ قربانی کرین ساتھ اوسکے فرمایا ای عائشہ رض لے آتو چھری پھر فرمایا کہ تیز کر اوسکو ساتھ پتھر کے پس تیز کی بیتے پھر لیا چھری کو اور پکڑا دنبہ کو پس لٹایا اوسکو پھر ارادہ کیا ذبح کرنے اوسکے کا پھر کہا بسم اللہ آخر تک یعنے ذبح کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی قبول کر محمد سے اور آل محمد سے اور امت محمد سے پھر قربانی کی ساتھ اوسکے نقل کی یہ مسلم نے ف تیز کرنا اسکو اس سے معلوم ہوا کہ تیز چھری سے جانور کو ذبح کرے اور مکروہ ہے تیز کرنا چھری کا سامنے اوس جانور کے کہ ذبح کیا چاہتا ہو اوسکو اسلیے کہ حضرت عمر رض نے مارا ساتھ درہ کے ایک شخص کو کہ کیا اوسنے یہ اور مکروہ ہے ذبح کرنا جانور کا سامنے دوسرے جانور کے اور حضرت نے جو سطرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سے شریک کرنا ہے ثواب مین امت کو نہ یہ کہ قربانی سبکی طرف سے کی اسلیے کہ قربانی کرنا ایک دنبہ یا بکری کا کئی کیطرف سے درست نہین ❊ عَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین نقل کی یہ بخاری نے ف ذبح کہتے ہین بکری اور مانند اوسکے کے گلا کاٹنے کو چھری یا مانند اوسکے سے اور نحر کہتے ہین نیزہ مارنے کو اونٹ کے سینہ مین اور بکری اور مانند اوسکے کو ذبح کرنا اولی ہے اور اونٹ کو نحر کرنا اولی ہے اور فضل ہے کرنا قربانی کا عیدگاہ مین ❊ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گائے سات کیطرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ سات کیطرف سے نقل کی یہ مسلم اور ابو داود نے ❊ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ نہ پاؤ تم مسنہ پس ذبح کرو جذعہ دنبہ

یا بھیڑی نقل کی یہ مسلم نے ف شرح اس حدیث کی تفصیل لکھتی ہے بیان اسکا موجب مذہب حنفی کے یہ ہے
کہ مسنہ اونٹونمین وہ ہے کہ پورے پانچ برس کا ہوکر چھٹے مین شروع ہو اور گائے بیل بھینس مین مسنہ وہ
ہے کہ دو برس کا پورا ہوکر تیسرے مین شروع ہوا ہو اور بکری او دنبہ اور بھیڑ مین وہ ہے کہ ایک برس کا پورا ہوکر
دوسرے مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہے قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ
بھی ہو درست ہے اور جذعہ اوسکو کہتے ہین کہ چھہ مہینے سے زیادہ ہو اور برس روز سے کم اور کہا بعضون نے کہ اسی
صورتمین درست ہے کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنون مین ملجاوے تو مشتبہ ہو دیکھنے والی پر دور سے کہ وہ مسنہ ہے اور اگر چھوٹا
اور دُبلا ہو تو نہین درست اور اس حدیث کی ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہونچے یا قیمت اوسکی
میسر نہو تو جذعہ درست ہے اور نہاین تو نہین لیکن فقہا کے نزدیک محمول ہے استحباب پر یعنی مستحب یون
ہے کہ اگر مسنہ بہم پہونچے تو جذعہ نکرے اور اگر بہم نہ پہونچے تو کرے پس اگر میسر ہوتے ہوئے بھی جذعہ
کریگا تو درست ہے ح ع عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ
اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے جابر سے کہ کہا ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دن عید قربان کے دو دُنبے سینگدار ابلق خصّی پس جب روبقبلہ کیا اونکو کہا تحقیق مین متوجہ کرتا ہون
مونھہ اپنا واسطے اوسکے کہ پیدا کیا آسمانون وزمین کو درحالیکہ او پر ملت ابراہیم کے ہون کہ وہ توحید
کرنیوالے ہین اور نہین ہین مشرکون سے تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری
اور مرنا میرا اللہ ہی کے لیے ہے کہ پروردگار عالمونکا ہے نہین کوئی شریک اسکا اور ساتھہ اسی کے حکم کیا گیا ہون
اور مین مسلمانون سے ہون یا الٰہی یہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور تیری ہی رضا کے لیے ہے قبول کر محمد سے اور

امت اوسکی سے ذبح کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے پھر ذبح کیا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مراد خصی سے وہ ہے کہ بیضے اوسکے کوٹ کر شہوت کھو دیتے تھے یہ داخل
نقصان کے نہین بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہے اور گوشت اوسکا لذیذ ہوتا ہے اور محمد سے اور امت اونکی سے
یہ مشارکت یا تو محمول ہے ثواب پر یعنے حضرت نے ثواب قربانی اپنی کے بین امت کو بھی شریک کیا یا محمول
حقیقت پر ہے پس اس صورت مین یہ خصائص حضرت کے سے ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ ایک دنبہ حضرت نے اپنی طرف سے
کیا اور ایک امت ضعیفہ کیطرف سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے قربانی کرنی اپنے ہاتھ سے
اگر قادر ہو یسر اگرچہ عورت ہو ع ❊ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ
نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَۃٍ وَلَا مُدَابَرَۃٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا حکم کیا
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خوب دیکھین ہم قربانی کی آنکھ اور کان کو کہ اوسمین ایسا نقصان
نہو کہ بسبب اوسکے قربانی درست نہو اور یہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتھ اوس جانور کے کہ پھٹا ہو کان آگے
سے یا پیچھے سے اور نہ اوس جانور کو کہ اوسکے کان چرے ہون درمیان سے یا پھٹے ہون گول
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف بیان آنکھ کے نقصان کا آگے آویگا اور کان کے
نقصان کا بیان یہ ہے کہ نہین جائز ہے نزدیک امام شافعی کے قربانی کرنی ساتھ اوس جانور کی کہ کٹا ہو
تھوڑا سا کان بھی اوسکا اور نزدیک ابی حنیفہ کے جائز ہے اگر کٹا ہو کم آدھے سے کہا طحطاوی نے عمل کیا
امام شافعی نے اس حدیث پر اور جو کچھ کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا وہ خوب بات ہے اسلیے کہ حاصل ہو جاتی ہے
ساتھ اوسکے تطبیق درمیان اس حدیث کے اور حدیث قتادہ کے کہ کہا سنا مینے ابن کلیب سے کہ کہا سنا مینے
حضرت علی سے کہ فرماتے تھے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غضباء قرن اور اذن سے کہا قتادہ نے
کہ کہا مینے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہے غضباء اذن کہا وہ کہ کٹا ہو جسکا آدھا کان یا آدھے سے زیادہ
انتہی اور حاصل مذہب حنفی کا یہ ہے کہ نہین جائز ہے قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹے کی سب کٹا ہو

یا اکثر یعنے آدھے سے زیادہ اور جسکا آدھا کٹا ہو اوسمین اختلاف ہے کہ بعضونکے نزدیک جائز ہے اور بعضونکے نزدیک
نہین جائز ہے اور جائز ہے مقابلہ یعنے جسکے کان آگے سے چرے ہون اور اسیطرح مدابرہ یعنے جسکے کان
پیچھے سے چرے ہون اور اسیطرح شرقا کہ جسکے کان بیچ سے دراز چرے ہون پس نہین اسطرح کے جانورونکی قربانی
کرنی نہی تنزیہی ہے یعنے اولی یہ ہے کہ ایسے جانور قربانی نکرے اور بھی خرقا کی قربانی کرنے سے یعنے جسکے
کانمین گول سوراخ ہو محمول ہے کثیر پر یعنے بسبب سوراخ کے آدھے سے زیادہ کان اوڑگیا ہو اوسے منع فرمایا
ہے ع وطحط نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ رَوَاهُ
اِبْنُ مَاجَةَ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کرین ہم ساتھہ سینگ ٹوٹے سے
اور کان کٹے سے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مذہب امام ابوحنیفہ کے بین جائز ہے قربانی کرنی ساتھہ
اس جانور کے کہ سینگ نہون یا ٹوٹے ہون یا خول اوتر گیا ہو اونکا پس اس حدیث مین نہی تنزیہی ہی اور بیان
کان کٹے کا اوپر ہو چکا ہے ع سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ
فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ
الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا جانور لائق قربانی کے نہین پس اشارہ کیا حضرت نے
ساتھہ اونگلیون ہاتھہ اپنے کے اور فرمایا چار لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑاپن اوسکا یعنے جو کہ چل نسکے اور کانا
کہ ظاہر ہو کاناپن اوسکا یعنے ایک آنکھہ سے بالکل نہ دکھائی دے آدہی سے زیادہ بینائی نہو اور بیمار کہ
ظاہر ہو بیماری اوسکی یعنے جو کہ گہانس نکہاسکے اور دبلا کہ نہو گودا ہڈیونمین نقل کی یہ مالک اور
احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف فقہاے حنفیہ نے جن جن
جانورون پر قربانی کرنی جائز اور غیر جائز لکھی ہے وہ سب معتبر کتابونسے لکھے جاتے ہین اگرچہ بعضے اوپر
ذکر ہو چکے ہین تا معلوم کرنا اونکا آسان ہو جائز ہے قربانی کرنی بھیڑکے اور پشم اور بال کترے ہوئی پر اور
بغیر سینگ اور سینگ ٹوٹی پر اور اگر ٹوٹ جاوین سر کی ہڈیونکی مانند گھٹنون اور کہنیونکے تو نہین جائز قربانی اوسپر اور

جائز ہے دیوانہ پر بشرطیکہ نہ منع کرے دیوانہ پن چرنے سے اور اگر منع کرے چرنے سے تو نہیں جائز اور جائز ہے
خصی پر بلکہ اولی ہے اور جائز ہے خارشتی فربہ پر پس اگر دُبلا ہو تو نہیں جائز اور نہیں جائز اندھے پر اور کانے پر اور ایسے
دُبلے پر کہ نہ گودا ہو اوسکی ہڈیوں میں اور ایسے لنگڑے پر کہ نہ جا سکے ذبح کی جگہ تک و بزازیہ میں ہے کہ نہیں جائز وہ لنگڑا
کہ چلے تین پاؤن سے اور نہ رکھے چوتھا پاؤن زمین پر اور نہیں جائز ہاتھ کٹا اور پاؤن کٹا اور اسیطرح جسکے عضو
خلقی نہو اسپر بھی نہیں جائز اور نہیں جائز وہ کہ جسکے دونوں کان کٹے ہوون یا چکتی یا دم بالکل کٹی ہو اور نہ وہ
کہ جسکا ایک کان کٹا ہو اور نہ وہ کہ اوسکے ایک ہی کان ہو خلقی اور نہیں جائز وہ کہ جاتی رہے بینائی آدہی سے
زیادہ یا آدہی سے زیادہ دم یا چکتی یا کان جاتا رہے اور ان اعضا میں سے اگر آدہے نہوون تو دونون روایتیں
ہیں اوسمیں اور اگر آدہے سے کم نہوون تو جائز ہے قربانی اوسپر اور بعضوں نے کہا کہ اگر تہائی سے زیادہ
یہ چیزیں نہوون تو نہیں جائز اور تہائی یا کم تہائی سے نہوون تو جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور اسپر فتوی ہے
کذا فی فتاوے قاضی خان اور بعضوں نے کہا کہ اگر تہائی نہوون تو نہیں جائز اور پہچانا جاتا ہی جاتی رہنا
قدر نصف یا تہائی بینائی کا اسطرح کہ بند کیجاوے آنکھ عیب دار بعد بھوکا رکھنے بکری کے ایکدن یا دو دن تک
پھر نزدیک کیجاوے گھانس طرف اوسکے قلیل قلیل پس جبکہ دیکھے اسکو ایک جگہ سے نشان کردے اوس جگہ پر
پھر بند کیجاوے اوسکی آنکھ تندرست اور قریب کرے گھانس طرف بکری کے قلیل قلیل یہانتک کہ
جب دیکھے اوسکو ایک جگہ سے نشان کردے اوس جگہ پر پھر ناپے اس مسافت کو کہ مابین علامت
پہلی اور دوسری کے ہے پس اگر ہو درمیان اون دونوں کے تہائی تو گئی ہے تہائی اور باقی رہی ہے
دو تہائی اور اگر ہو نصف تو گئی ہے نصف اور نہیں جائز وہ جانور کہ دانت نہوون اوسکے اور کفایت
کرتا ہے باقی رہنا اکثر دانتوں کا اور بعضوں نے کہا باقی رہنا اون دانتوں کا کہ گھانس کھاتا ہو اونسے
پس اگر گھانس کھاتا ہو تو جائز ہے اور نہیں تو نہیں اور یہی صحیح ہے اور نہیں جائز وہ کہ کان اوسکے
خلقی نہوون پس اگر اوسکے کان چھوٹے ہوون خلقی تو جائز ہے اور نہیں جائز وہ کہ کٹے ہوون سر اسکے
تھنوں کے یا خشک ہو گئے ہوون تھن اور نہ ایسا بیمار کہ گھانس نہ کھا سکے اور نہ وہ کہ ناک کٹا ہو اور نہ وہ

کہ چلتی اوسکی خلقی نہو ورنہ ساتھہ خنثی کے اسلیے کہ گوشت اوسکا گلتا نہین اور نہ وہ نجاست خور کہ سوا نجاست کے اور کچھہ نہ کھاتا ہو اور نہ وہ کہ علاج کی گئی یہانتک کہ منقطع ہوگیا ہو دودہ اوسکا اور اگر خریدا جانور صحیح سالم پھر عیبدار ہوگیا ساتھہ ایسے عیب کے کہ قربانی اوس سے درست نہین پس اوسپر قایم کرنا غیر اوسکے کا ہے جگہ اوسکی اگر غنی ہو اور اگر فقیر ہو تو کفایت کرتا ہے اوسکو یہ اور اگر فقیر نے واجب کی ہوگی قربانی اپنے پر تو نہین جائز ہوگی عیبدار اور اسیطرح اگر عیبدار ہو وقت خریدنے کے بسبب نہ واجب ہونے قربانی کے اوسپر بخلاف غنی کے کہ اوسپر واجب ہے اور مقابلہ وغیرہ کا بیان اوپر ہو چکا اور جائز ہے قربانی کرنی ساتھہ ذکر کئے ہوئے کے کہ عاجز ہو جماع سے اور ساتھہ اوسکے کہ کھانسی ہو اوسکو اور ساتھہ اوسکے کہ بچہ نہوتا ہو اوسکے بسبب بڑی عمر کے اور ساتھہ داغے ہوئے کے اور ساتھہ ایسی کے کہ نہ اوترتا ہو دودہ اوسکے بغیر علت کے اور ساتھہ اوسکے کہ بچہ رکھتی ہو اور ساتھہ اوسکے کہ چھوٹی ہو چلتی اوسکی مشابہ دم کے اور کہا عمر بن حافظ نے کہ اگر کٹی ہو زبان زیادہ تہائی سے تو نہین جائز قربانی اوسپر اور تاتارخانیہ مین لکھا ہے کہ اگر زبان کٹی ہوئی ایسی ہو کہ گھانس کھانے مین خلل نہین آتا تو درست ہے والا نہین درست اور جس بکری یا دنبہ کی زبان نہو اوسپر قربانی جائز ہے اور گائے کی نہو تو نہین جائز اور دنبی اور بکری کی اگر نہو ایک تھن خلقی یا جاتا رہا ہو بسبب کسی آفت کے تو نہین جائز اور گائے اور اونٹنی کے اگر ایک تھن جاتا رہا ہو تو جائز ہے اور دونون تھن جاتے رہے ہون تو نہین جائز اور بکری کے اگر ایک تھن مین سے دودہ جاتا رہا ہو تو نہین جائز اوسپر قربانی اور اونٹنی اور گائے کے دو تھنو نمین سے جاتا رہا ہو تو نہین جائز اسلیے کہ اونٹنی اور گائے کے چار تھن ہوتے ہین اور بعضے مشائخ رحمہ اللہ نے قاعدہ کلیہ اسکا یہ لکھا ہے کہ جو عیب ناقص کرے منفعت کامل کو یا جمال کامل کو تو وہ مانع ہے قربانی سے اور جو عیب کہ ایسا نہو نہین مانع قربانی سے کذا فی الملتقی والدر وشرحہ للطحاوی والفتاوی الهندیۃ والمغنی مسئلہ اگر لایا جانور ذبح کرنے کے لیے پس تڑپا وہ ذبح کی جگہ مین اور ٹوٹ گیا پاؤن اوسکا پھر ذبح کیا اوسکو اوس جگہ کفایت کریگی وہ اوسکو اور اسیطرح اگر چھوٹ جاوے گائی اوس سے

عالمگیری بیان تنبیہ جانور شکستہ

اور آنکھ زخمی ہو کر جاتی رہے وہ بھی جائز ہے استحساناً اور منقول ہے ابو یوسف سے کہ اگر ہاتھ پاون باندہے
قربانی کے ذبح کرنے کے لیے اور ٹوٹ گیا اوسکا کوئی عضو یا کانی ہوگئی پس ذبح کیا اوسکو اوسی دن یا اوسکے
دوسرے دن تو وہ کفایت کر جاویگی اِی اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ
عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ٹھہرے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین دس برس
قربانی کرتے تھے نقل کی یہ ترمذی نے ف ہر سال وہمیشہ کرنا قربانی کا دلیل ہے اوسکے واجب
ہونے پر ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَفْرِھُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا مَطَایَاکُمْ
عَلَی الصِّرَاطِ رَوَاہُ الْفِرْدَوْسُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قوی کرو تم اپنی قربانیونکو
یعنے ساتھہ دینے خوراک کے اچھی طرح اسلیے کہ وہ سواریان تمھاری ہونگی پل صراط پر نقل کی یہ
فردوس نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ سَعَۃٌ وَّلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ
مُصَلَّانَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِمُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو ہو فراغت
اور وہ قربانی نکرے تو نہ نزدیک ہو ہماری عیدگاہ کے نقل کی یہ ابن ماجہ اور حاکم نے ف
غنی مذکور پر قربانی کرنی واجب ہے پس اوسکے حق مین یہ غصہ فرمایا کہ جو ایسا ہو کر قربانی نکرے
تو وہ ہماری عیدگاہ کے پاس بھی نہ پہنچے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَایَا اَغْلَاھَا وَاَسْمَنُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قربانیونمین بہتر وہ قربانی ہے کہ بہت گران قیمت ہو
اور بہت فربہ ہو نقل کی یہ احمد اور حاکم نے وَعَنْ اَبِی الْاَسَدِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ
قَالَ کُنْتُ سَابِعَ سَبْعَۃٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَمَرَنَا نَجْمَعُ
لِکُلِّ رَجُلٍ مِنَّا دِرْھَمًا فَاشْتَرَیْنَا اُضْحِیَّۃً بِسَبْعَۃِ دَرَاھِمَ
فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ غَلَبْنَا بِھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَایَا اَغْلَاھَا وَاَسْمَنُھَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِرِجْلٍ وَرَجُلٌ بِرِجْلٍ وَرَجُلٌ بِیَدٍ وَرَجُلٌ بِیَدٍ وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ وَذَبَحَہَا السَّابِعَۃُ وَکَبَّرْنَا جَمِیْعًا رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی اسد سلمی سے کہ نقل کیا اپنے باپ سے اور اوسنے نقل کی ابی اسد اپنے دادا سے کہ کہا تھا مین ساتوان سات شخصونکا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پس حکم کیا حضرت نے ہمکو پس جمع کی واسطے ہر آدمی کے ہم مین سے ایک ایک درہم پھر خریدی ہمنے قربانی سات درہم کی پس کہا ہمنے یا رسول اللہ البتہ تحقیق غالب آئے یہ ہمپر یعنے ازبسکہ فربہ اور زبردست ہے ہمسے تھم نہین سکتی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر قربانیونمین وہ ہے کہ گران قیمت ہو اور فربہ ہو پھر حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پکڑا ایک شخص نے ایک پاؤن اسکا اور ایک شخص نے دوسرا پاون اور ایک شخص نے ایک ہاتھہ اور ایک شخص نے دوسرا ہاتھہ اور ایک شخص نے ایک سینگ اور ایک شخص نے دوسرا سینگ اور ذبح کیا اوسکو ساتوین نے اور تکبیر کہی ہم سب نے نقل کی یہ احمد نے **ف** اس سے یہ معلوم ہوا کہ جو ذبح کرے قربانی کو اور جے شخص قربانی کے ہاتھہ پاؤن وغیرہ پکڑے ہوئے سب تکبیر کہین اور اپنے استاد مکرم حضرت مولانا اسحق صاحب سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے ضرور ہے قربانی کے گلے یا ہاتھہ پاؤن وغیرہ پکڑنے والے کو کہ وہ بھی بسم اللہ کہے اگر نہ کہے تو وہ جانور حرام ہوتا ہے

باب ذِکْرِ صَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ وَتَکْبِیْرَاتِ التَّشْرِیْقِ

باب ہے بیچ ذکر نماز عیدین کے اور تکبیرات تشریق کے **ف** عید مشتق ہے عود سے بمعنی پھرنے کے یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ آتی ہے ہر برس مین اور بعضون نے کہا عید اسکا نام اسلیے ہوا کہ اللہ تعالی عود کرتا ہے یعنے متوجہ ہوتا ہے بندون پر ساتھہ مغفرت ورحمت کے چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہے لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تجمر بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینۃ الدنیا انما العید لمن تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاوز الصراط یعنے نہین عید اوسکے لیے کہ پہنی نئے

کپڑے عید اوسکے لیے ہے کہ امن مین ہو وعید سے یعنے برے کاموں سے باز رہے تا لائق رحمت و مغفرت
اللہ تعالی کے ہو اور امن مین ہو عذاب اوسکے سے اور نہین عید اوسکے لیے کہ خوشبو کرے ساتھہ عود کے
عید ہے اوسی توبہ کرنیوالے کے لیے کہ پھر گناہ نکرے نہین عید اوسکے لیے کہ زینت کری ساتھہ زینت
دنیا کے عید اوسی کے لیے ہے کہ تیار کرے توشہ تقوی کا نہین عید ہے اوسکے لیے کہ سوار ہو سواریون پر
عید اوسی کے لیے ہے کہ چھوڑے گناہ نہین عید اوسکے لیے کہ بچھاوے فرش عید اوسکے لیے ہے
کہ گذر جاوے پل صراط سے مسئلہ واسطے ہلال رمضان کے گواہی ایک شخص عادل کی اگرچہ بندہ
یا عورت ہو مقبول ہے شرعًا اور واسطے عید الفطر اور عید الضحی کے دو مرد عادل و یا ایک مرد اور
دو عورت کی معتبر ہے بشرطیکہ ابر وغبار ہو اور بیچ حالت نہونے ابر وغبار کے گواہی چاہیے جماعت
عظیم کی کہ اونکی خبر سے علم غالب ظن کا حاصل ہو جاوے موافق ظاہر روایت کے اور اس صورت مین
بھی غیر ظاہر روایت سے گواہی دو مردون عادل کی یا ایک مرد دو عورتونکی مقبول ہوگی اور باہر شہر سے
اگر ایک مرد نیکبخت خبر دیکھنے ہلال کی دے تو بموجب ایک روایت کے یہ بھی مقبول ہوگی کذا فی الدر المختار
والبحر الرائق مسئلہ نماز عید کی نزدیک امام شافعیؒ اور تمام علما کے سنت موکدہ ہے اور نزدیک امام
ابو حنیفہ کے واجب ہے مسئلہ عیدین کی نماز یون ہے کہ دو رکعتین پڑہے اول تکبیر تحریمہ کہے
پھر سبحانک اللھم آخر تک پڑہے پھر تین تکبیرین کہے ہر بار ہاتھہ کانون تک اوٹھاوے اور بابین
تکبیرونکے ہاتھہ چھوڑے رکھے بقدر تین تسبیح کے پھر ہاتھہ باندہ کر اعوذ اور بسم اللہ چپکے سے پڑہ کر
سورۂ فاتحہ اور ایک سورہ اور ساتھہ اوسکے پڑہے پکار کر اور مستحب یہ ہے کہ عیدین مین اور جمعہ مین
سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتٰک پڑہے پھر رکوع وسجود کرے اور جب دوسری رکعت شروع
کرے تو ابتدا ساتھہ قراۃ کے کرے پھر تین تکبیرین بطور سابق کہے اور تیسری تکبیر کہکر بھی ہاتھہ
نہ باندہے اسلیے کہ قاعدۂ کلیہ اسمین یہ لکھا ہے کہ جس تکبیر کے بعد قراۃ قرآن یا دعا ہو تو اوسکے بعد ہاتھہ باندہے
والا لٹکا رکھے یہ قاعدہ ہدایہ اور مفتاح الصلوۃ مین لکھا ہے پھر چوتھی تکبیر کہکر رکوع مین جاوے یہ چھوٹ

تکبیرین اور ساتوین تکبیر دوسری رکعت کی رکوع کی واجب ہین اور بعد نماز کے دو خطبے پڑھے کہ پڑھنا
خطبونکا سنت ہے اور بدون خطبے کے نماز جائز ہے اور اگر پہلے نماز کے خطبہ پڑھے تو جائز ہے لیکن
مکروہ اور نہ اعادہ کیا جاوے خطبہ بعد نماز کے اور جب چڑھے امام منبر پر تو بیٹھے نہین اور جب تکبیر
کہے امام خطبہ مین تو تکبیر کہین لوگ بھی ساتھہ اوسکے اور عید کے خطبہ مین تعلیم کرے لوگونکو احکام فطرہ
کے اور عید الضحی مین تعلیم کرے احکام قربانی کے اور تکبیرات تشریق کے مسئلہ واجب ہے
کہ عرفہ کی فجر سے تا عصر تیرھوین کے تکبیر کہے ایکبار ہر فرض پڑھنے والا بعد پڑھنے فرض کے اور
تکبیر یون کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اور تکبیر متصل
نماز کے کہے بغیر اوس فصل کے کہ مانع ہو بنا سے مانند کھانے اور پینے کے اور قہقہہ اور حدث
عمداً کے اور کلام کرنے کے عمداً ہو یا سہواً اور مانند نکلنے کے مسجد سے یا تجاوز کرنے کے
صفون سے جنگل مین پس یہ چیزین مانع ہین بنا کی اگر نماز کے بعد یہ چیزین کرے تو پھر تکبیر نکہے اور
اگر پھر اوسنے اپنا قبلہ سے اور نہین نکلا مسجد سے یا نہین تجاوز کیا صفون سے جنگل مین یا آپ سے
آجاوے اوسکو حدث تو تکبیر کہے اسلیے کہ یہ چیزین مانع بنا کی نہین اور اگر آپ سے آگیا
حدث تو اختیار رکھتا ہے چاہے وضو کر کر تکبیر کہے اور چاہے بغیر طہارت کے کہے اور
کہا امام سرخسی نے کہ صحیح تر نزدیک میرے یہ ہے کہ تکبیر کہے اور نکلے نہین مسجد سے وضو کیلیے
اور فتاوی عالمگیری مین بھی اسی روایت کو صحیح تر کہا ہے اور مخالف ہے اوسکے روایت زیلعی
کی اگر حدث آپ سے آجاوے پہلے تکبیر کہنے کے تو وضو کرے اور تکبیر کہے بموجب صحیح روایت کے
مسئلہ نہ تکبیر کہے بعد وتر کے اور بعد نماز عید کے مسئلہ جو کوئی بھول جاوے نماز ایام تشریق مین پھر
یاد آجاوے اوسکو وہ ہی سال کے ایام تشریق مین تو قضا کرے اوسکی اور تکبیر کہے بعد اوسکے اور جبکہ فوت
ہوئی ہو نماز ان دنونکی پہلے کی او قضا کرے اوسکو ایام تشریق مین تو نہ تکبیر کہے اور سیطرح اگر فوت ہوئی نماز ایام
تشریق مین اور قضا کی اوسکی غیر ایام تشریق مین یا قضا کی اوسکی بیچ ایام تشریق سال آیندہ کی تو نہ تکبیر کہے

بعد اسکے مسئلہ عورت چپکے سے کہے تکبیر مسئلہ واجب ہے تکبیر کہنی مسبوق پر بھی کہ تکبیر کہے بعد ادا کرنے
باقی نماز کے مسئلہ اگر ترک کرے امام تکبیر کو تو تکبیر کہہ لے مقتدی اور انتظار کرے مقتدی امام کا یہانتک
کہ کرے امام کوئی ایسی چیز کہ قطع کرے تکبیر کو اور قاطع تکبیر کی وہ چیزین ہین کہ مانع ہین بنا کی جیسے کہ اوپر
ذکر کی گئین مسئلہ مقدم کیجاوے نماز عید کی اوپر نماز جنازہ کے جبکہ جمع ہون دونون اوپر مقدم
کیجاوے نماز جنازہ کی خطبہ پر اور سنت مغرب وغیرہا پر اور مقدم کیجاوے نماز عید کی نماز کسوف پر لیکن
بحر مین حلبی سے نقل کیا ہے کہ فتوی اوپر تاخیر جنازہ کے ہے سنت سے اور اشباہ مین
بیچ آخر احکام دین کے لکھا ہے کہ لائق ہے تقدیم جنازہ کی اور کسوف کی حتی کہ فرض پر بھی
جبتک کہ نہ تنگ ہو وقت فرض کا فقاہل کذا فی الدر مسئلہ نماز عید کی عیدگاہ مین پڑھنی سنت ہی
مسئلہ مستحب ہے روز عید کے کہ صبح کو سویرے جاگے اور صبح کی نماز مسجد محلہ کے مین پڑھے اور سویرے
عیدگاہ مین نماز کے لیے جاوے اور مسواک کرے اور نہاوے اور خوشبو لگاوے بغیر رنگ کے
اور اچھے کپڑے پہنے نئے ہون یا دہوئے اور عید الفطر مین کھجورین یا اور کچھ میٹھی چیز طاق یعنی
ایک یا تین یا پانچ وغیر ذلک کھا کر اور فطرہ ادا کر کر جاوے اور اگر نہ کھاوے پہلے نماز کے
تو گنہگار نہین ہوتا اور اگر نہ کھاوے بعد نماز کے عشا تک تو عتاب کیا جاتا ہے ویسا ہی عید الضحی کو
نہ کھاوے اگرچہ قربانی نہ کرے اور مستحب یہ ہے کہ اول گوشت قربانی کا کھاوے اور راہ مین تکبیر
مذکورہ کہتا جاوے عید الفطر کے دن آہستہ آہستہ اور عید الضحی کے دن پکار کر اور جب عیدگاہ مین
پہونچے تو موقوف کرے تکبیر بسبب ایک روایت کے اور بعضون نے کہا کہ عیدگاہ مین بھی تکبیر کہے جبتک کہ
نہ شروع کرے امام نماز اور بعد نماز عید کے بھی اگر تکبیر کہے تو کچھ مضائقہ نہین اور جاوے اور راہ سے اور آوے اور راہ
سے اور پیادہ پا جاوے عیدگاہ اور آتے ہوئے اختیار ہے چاہے سوار آوے چاہے پیادہ اور سوار ہو کر جانا
جمعہ و عیدین مین مضائقہ نہین لیکن پیادہ جانا افضل ہے اوسکے حق مین کہ قدرت رکھتا ہو اوسکی
اور ہیئت ہے لئے اور چاہئے پہنے انگوٹھی اور اظہار خوشی کرے جاتے آتے مین اور دعا مبارکبادی کی کہنی

ے فتاوی عالمگیری میں سنین لکھی سے مستحب

ے فتاوی عالمگیری میں جمعہ اور عیدین کا بیان

ساتھ اس لفظ کے تقبل اللہ منا ومنکم یعنے قبول کرے اللہ ہمسے اور تمسے نماز وغیرہ اور لائق ہے یہ کہ نکلیں لوگ
طرف عیدگاہ کے ساتھ سہولت ووقار کے نیچی نظر کیے ہوئے اوس چیز سے کہ نہین لائق ہے دیکھنا اوسکا اور
مسواک کرنی جو مستحب کہی یہ مسواک وضو کی ہے یا غیر اوسکے کتاب اختیارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد مسواک
کرنی وضو کی ہے اور سید احمد نے کہا کہ ظاہر عبارات فقہا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسواک کرنی غیر مسواک وضو کے
ہے مسئلہ نفل نہ پڑہے پہلے نماز عید کے مطلق یعنے نہ عیدگاہ اور نہ گھر مین کوئی نفل خواہ تحیۃ المسجد ہو خواہ اشراق
خواہ چاشت خواہ تحیۃ الوضو خواہ صلوۃ الاستخارہ خواہ صلوۃ التسبیح خواہ صلوۃ الحاجت وغیر ذلک امام ہو
پڑہنے والا یا اور کوئی برابر ہے کہ ارادہ کرتا ہو عید کی نماز پڑھنے کا یا نکرتا ہو چنانچہ اسی لیے خلاصہ مین
لکھا ہے کہ عورتین اگر ارادہ کرین چاشت کے پڑھنے کا دن عید کے تو پڑھین بعد نماز پڑھنے امام کے عیدگاہ مین
اور بعد نماز کے عیدگاہ مین نہ پڑہے اور اگر گھر مین پڑہے تو جائز ہے بلکہ کتاب زاد مین لکھا ہی کہ مستحب ہے
یہ کہ پڑہے چار رکعت گھر مین آنکر اور اگر قضا پڑہے نماز فجر کی پہلے نماز عید کے تو مضائقہ نہین اور اسیطرح جائز ہے
قضا اگلی نمازونکی پہلے عید کے لیکن قضا بعد عید کے پڑھنی واجب ہے و اولی ہے مسئلہ وقت نماز عید کا شروع
ہوتا ہے جبکہ آفتاب بلند ہو بقدر ایک نیزہ کے اور رہتا ہے دوپہر ڈھلنے کے پہلے تک پس اگر دوپہر ڈھل گئی
حالت نماز مین تو فاسد ہوجائیگی نماز مسئلہ امام پہلی رکعت کی تکبیرین کہہ چکا اور قیام مین تھا کہ کوئی آنکر
ملا نماز مین تو تکبیرین کہے فی الحال اور اگر یہ ہنوز تکبیر نہ کہنے پایا تھا کہ امام رکوع مین چلا گیا تو تکبیر
قیام مین نہ کہے بلکہ رکوع کرے اور تکبیر کہے رکوع مین کذا فی الدر اور بحر شرح ملتقی مین یون لکھا ہی کہ اگر
پایا امام کو رکوع مین اور ڈرتا ہے کہ اگر مشغول ہونگا تکبیرین تو امام سر اوٹھا لیگا رکوع کرے اور تکبیرے کہے رکوع
مین اگر فوت ہو مقتدی کو اول نماز تو تکبیر کہے فی الحال پس اگر رکوع کرے امام پہلے تکبیر کہنے اوسکے
تو تکبیر کہے رکوع مین انتہی اور شیخ عابد رحمۃ اللہ علیہ نے طوالع الانوار شرح در المختار کے بیچ در المختار کی
روایت کو مرجوح کہا ہے اور بحر کی روایت کو صحیح آہ بلفظہ و اینا بحر کے نہر سے بھی نقل
کی ہے مسئلہ اگر پایا امام کو قومہ مین تو نہ تکبیرین کہے قومہ مین اسلیے کہ ادا کریگا پہلی رکعت

مع تکبیرون کے مسئلہ جبکہ پاوے امام کو نماز عیدین مین بعد تشہد پڑھنے امام کے پہلے سلام پھیرنے اوسکے
یا بعد سلام پھیرنے کے پہلے سجدہ سہو کرنے کے یا بعد سجدہ سہو کرنے کے اس حال مین کہ سلام نہین پھیرا تھا
امام نے بیٹھنا آخر کا تو اوٹھے بعد سلام پھیرنے امام کے اور ادا کرے نماز عید جیسے کہ مسبوق اور نمازون مین ادا کرتا ہے
مسئلہ اگر رکوع کرے امام پہلے تکبیر کہنے کے تو امام تکبیر کہے رکوع مین اور نہ عود کرے طرف قیام کے تکبیر کہنے کے
لیے ظاہر الروایت مین کذا فی الدر اور مطالع الانوار مین لکھا ہے کہ یہ مخالف ہے اسکے کہ ذکر کیا شیخ زین نے
شرح منار مین نقل کرنے کشف سے کہ اگر امام نے سہو کیا تکبیرات سے اور رکوع کیا پھر تکبیر یاد آئی تو نہ کہے تکبیرین
رکوع مین بلکہ عود کرے طرف قیام کے اتفاقاً مسئلہ جبکہ بھول جاوے تکبیرات عید کی یہانتک کہ قرأت پڑھی تو تکبیر
کہے بعد قرأت کے یا رکوع مین جبتک کہ نہ اوٹھاوے سر اپنا مسئلہ واجب ہے رعایت لفظ تکبیر کی بیچ افتتاح
نماز عید کے یہانتک کہ واجب ہوگا سجدہ سہو کا جبکہ کہے اللہ اجل یا اللہ اعظم اور اور نمازون مین یہ حکم نہین
مسئلہ اگر ایک رکعت پڑھ چکا ہے امام اور مقتدی آنکر ملا دوسری رکعت مین تو جب وہ رکعت پڑھنے کھڑا ہو
بعد سلام پھیرنے امام کے تو بعد قرأت کے تکبیرین کہے تاکہ پے در پے نہون تکبیرین مسئلہ امام نے نماز
پڑھائی لوگونکو عید الفطر کی بغیر وضو کے پھر معلوم کیا یہ پہلے زوال کے تو اعادہ کرے نماز کا اور اگر معلوم کرے بعد زوال کے
تو نکلے دوسرے دن اور نماز پڑھے پس اگر نہ معلوم ہوا یہانتک کہ ڈھل گیا آفتاب دوسرے دنکا تو پھر نہ نکلے اور اگر ہو
یہ ماجرا عید الضحی مین پس جانا بعد زوال کے اور لوگون نے قربانی کرلی تو جائز ہوئی قربانی اونکی اور نکلے دوسرے
دن اور نماز پڑھے اور اسیطرح اگر جانے دوسرے دن تو نماز پڑھے ساتھ لوگونکے جبتک کہ نہ ڈھلے آفتاب پس
اگر ڈھل گیا آفتاب تو نکلے تیسرے دن اور نماز پڑھے جبتک ڈھلے آفتاب پس اگر جانا بعد ڈھلنے آفتاب تیسرے
دنکے تو نماز پڑھی بعد اوسکے پس اگر جانے دن عید اضحی کے پہلے زوال کے تو ندا کرے لوگونمین واسطے نماز کے اور جائز
ہوگی قربانی اسکی کہ قربانی کی پہلے جاننے کے اور جسنے قربانی کی بعد جاننے کے تو نہین جائز ہوگی قربانی اوسکی یہانتک کہ
ڈھلے آفتاب یعنی بعد جاننے کے اگر پیچھے ڈھلنے آفتاب کے کریگا تو جائز ہوگی ورنہ نہین تنبیہ مسئلہ تاخیر کیجاوے نماز عید الفطر کی
بسبب عذر بارش وغیرہ کی دوسرے دنکے زوال تک اور دوسرے دن قضا ہوگی نہ ادا اور بغیر عذر کے دوسرے دن

جائز نہین آور اگر امام پڑھ لے نماز عید کے ساتھ جماعت کے آور فوت ہو جاوے بعضے لوگونسے تو نہ ادا کرین اوسکو
وہ لوگ کہ جنکی فوت ہوگئی ہے خواہ جاتا رہا وقت یا نہ جاتا رہا ہو آور نماز عید اضحی کی تاخیر جائز ہے تیسرے دون
نحر کے تک ساتھ عذر کے ساتھ کراہیت کے آور بسبب عذر کے بدون کراہیت کے مسئلہ نہین ہے کچھ حقیقت
تعریف کی اور تعریف یہ ہے کہ جمع ہوون لوگ دن عرفہ کے کسی جگہہ واسطے مشابہت وقوف کرنیوالون
عرفات کے کذا فی ع ح وملتقی و در المختار و طوالع الانوار شرح در المختار و عالمگیری **فصل صدقہ فطر کا**
واجب ہے اوپر آزاد مسلمان غنی کے وہ غنی کہ ذکر کیا گیا بیان قربانی مین اگرچہ چھوٹا ہو یا مجنون ہو
یہانتک کہ اگر نہ نکالین گے ولی ان دونونکے تو واجب ہوگا ادا کرنا بعد بالغ ہونیکے آور ہوشیار ہونیکے
جنون سے پھر اپنی طرف سے بھی دینا واجب ہے اگرچہ روزہ نرکھے بسبب کسی عذر کے آور اپنی چھوٹی اولاد
کیطرف سے بھی وہ اولاد کہ فقیر ہون اگر غنی ہونگے تو واجب ہوگا اونکے مال مین سے آور اولاد مین کوئی
بڑا دیوانہ فقیر ہوگا تو اوسکا بھی اسی پر ہوگا آور باپ اگر فقیر مجنون ہوگا تو اوسکا صدقہ فطر کا اوسکی بیٹے پر
واجب ہوگا کذا فی الاختیار آور اور قرابتی اگرچہ اوسکی پرورش مین ہون یا چھوٹی ہون اونکا صدقہ فطر کا اوسپر
واجب نہین آور اگر فقیر چھوٹے لڑکی کا کسی سے نکاح کر کر سپرد اوسکے کر دیا پھر آیا دن فطر کا تو نہین واجب کسی پر
اوسکا صدقہ فطر کا یعنی نہ اوسپر آور نہ اوسکے باپ پر آور نہ اوسکی خاوند پر آور دادا مانند باپکے ہے وقت نہونے
باپکے یا محتاج ہونے اوسکیکے کما اختارہ فی الاختیار آور فتاوی قاضیخان مین ہے کہ نہین ہے واجب دادا پر
یہ کہ ادا کرے صدقہ فطر کا اپنے بیٹے مفلس کی اولاد کیطرف سے جبکہ ہو باپ زندہ آور ایسی جبکہ ہو باپ مردہ بموجب
ظاہر الروایت کے آور اپنے غلام لونڈی کیطرف سے بھی دینا فطرہ کا واجب ہے اگرچہ وہ کافر ہون لیکن وہ غلام
لونڈی کہ خدمت کے لیے ہون آور تجارت کے لیے ہونگے تو اونکی طرف سے نہین واجب آور نہین واجب
اپنی بی بی کی طرف سے آور نہ بڑی اولاد عاقل کی طرف سے اگرچہ اوسکی پرورش مین ہون
آور اگر ادا کرے بیوی آور بڑی اولاد عاقل کی طرف سے بغیر اونکے اذن کے تو جائز ہے اگر ہون اوسکی
پرورش مین آور اگر اوسکی پرورش مین نہون تو جیسے کہ بیوی ناشزہ یعنے نافرمان آور نا موافق ہو خاوند سے

یا چھوٹی ہو کہ خاوند کے گھر نہ بھیجی گئی ہو یا بڑی اولاد مین سے اُسکی پرورش مین نہوں تو نہین جائز اونکی
طرف سے ادا کرنا بدون اذن اونکے اور بیوی اگر خاوند کی طرف سے دے تو بغیر اذن اوسکے کے جائز نہین
سراج الوہاج مین ہے کہ جبکہ ہو واسطے فرزند صغیر کے یا مجنون کے مال تو باپ یا وصی اوسکا یا دادا اون دونو کے
یا وصی دادا کا نکالے صدقہ فطر کا اون دونو کی طرف سے اور اونکے لونڈی غلام کیطرف سے اونکے
مال مین سے مسئلہ مقدار صدقہ فطر کی یہ ہے کہ اگر گیہون دے یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکے یا کشمش تو آدھا
صاع دے اور اگر کھجور دے یا جو تو ایک صاع دے اور جو چیز کہ منصوص نہین یعنے شارح نے صریح ذکر اوسکا نہین
کیا ہے صدقۃ الفطر مین مانند چانول اور چنے اور مسور اور روئی اور مانند اوسکے تو اعتبار انمین قیمت کا ہے
یعنے اگر مثلاً مسور دے تو پونے دو سیر گیہون کی قیمت سے کم نہ دے اور صاع معتبر شرع مین بیچ باب صدقۃ الفطر
وغیرہ کے ایک پیمانہ ہے کہ جسمین ایک ہزار و چالیس درہم بھر ماش یا مسور سماوین اور ایک ہزار
و چالیس درہم دو سو تہتر تولے بھر کے ہوتے ہین پس یہان کے حساب سے تین سیر اور ڈیڑھ پاؤ
اور تین تولے ہوے اور آدھا صاع قریب پونے دو سیر کے ہوا اور ماش اور گیہون جو آپسمین وزن کیے
گئے تو قریب باہم ہین کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہے مسئلہ اگر ادا کیا چوتھائی صاع گیہون جید سے یعنے
قسم اول مین سے کہ پہونچی ہو قیمت اوسکی آدھے صاع گیہون غیر جید مین سے یا آدھا صاع جو جید کا
دیا جگہ ایک صاع جو غیر جید کی تو نہین جائز ہوگا کل سے اور اوسپر لازم ہوگی تکمیل باقی کی اور اسیطرح نہین
جائز ہے چوتھائی صاع گیہون مین سے بدلے ایک صاع جو کے پس اگر ادا کیا آدھا صاع جو مین سے اور
آدھا صاع کھجور مین سے یا آدھا صاع کھجور مین سے اور ایک سیر گیہون مین یا آدھا صاع جو اور چوتھائی
صاع گیہون تو جائز ہے ہمارے نزدیک کذا فی البحر الرائق مسئلہ دینا قیمت فطرہ کا یعنی
پیسون وغیرہ کا افضل ہے دینے جنس یعنے غلہ کے سے تجنیس مین مفتی بہ ہے کہ واسطے حاجت روائی ہو
طرح بطرح کے اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ دینا آٹے کا افضل ہے دینے گیہون
کے سے اور دینا درہمونکا اولی ہے دینے آٹے کے سے واسطے دفع حاجت کی انتہی اور یہ دینا

نصف صاع گیہون یعنی پونے دو سیر اور جو ساڑھے تین سیر روپیہ کے سیر سے پکا

قیمت کا افضل ہے ارزانی مین اور گرانی مین دینا عین کا افضل ہے اور بعضون نے کہا کہ دینا عین کا بہر حال افضل ہے اور بحر مین لکھا ہے کہ اختیار کیا ہے دینا عین کا خانیہ مین بیچ اس صورت کے کہ ہون ایسے مکان مین کہ خریدے ہون اشیا ساتھہ عین کے یعنے گیہون وغیرہ کی مسئلہ واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا ساتھہ طلوع ہونے فجر فطر کے پس جو کوئی مرجاوے پہلے فجر کے یا پیدا ہو یا اسلام لاوے بعد اوسکے تو نہین واجب ہوتا صدقہ اوسپر بسبب مفقود ہونے شرط وجوب کے پس وہ مانند تمام ہونے سال کے ہے بہ نسبت نصاب زکوۃ کے اور اختلاف کیا ہے ہمین امام شافعی نے کہ اونکے نزدیک واجب ہوتا ہے صدقہ ساتھہ غروب ہونے آفتاب اخیر روز رمضان کے پس نہین واجب ہوتا انکے نزدیک اوسپر کہ پیدا ہو یا مسلمان ہو فطر کی رات مین اور واجب ہوتا ہی اوسپر کہ مرجاوے ہمارے نزدیک نہین واجب ہوتا اوسپر کہ مری راتکو اسلیے کہ وقت وجوب کا ہمارے نزدیک طلوع فجر ہے اور وہ پایا گیا اس حال مین کہ وہ اہل صدقہ کا نہ تھا پس نہین واجب ہوگا اوسپر بخلاف اوسکے کہ مری بعد طلوع ہونے فجر کے تو اوسپر واجب ہوگا اسلیے کہ پایا اوسنے وقت وجوب کا اس حال مین کہ وہ اہل صدقہ کا تھا اور رات کے پیدا ہونیوالے پر اور مسلمان ہونیوالے پر واجب ہوگا بسبب موجود اہلیت کے بیچ وقت وجوب کے مسئلہ مستحب ہے نکالنا صدقہ فطر کا پہلے نکلنے کے طرف عیدگاہ کے بعد فجر فطر کے اور بعد فجر کی قید سے احتراز ہے اس سے کہ دیوے پہلے نکلنے کے رات کو پس یہ مخالف ہوگا استحباب کے اور صحیح ہے دینا فطرہ کا پہلے روز فطر کے اور بعد اوسکے اگرچہ کتنے ہی دنون پہلے یا پیچھے دے اور پیچھے فطر کے دیگا تو ادا ہی واقع ہوگا نہ قضا اسلیے کہ اخیر عمر تک وقت اوسکا ہے پس تاخیر سے گنہگار نہین ہونیکا بسبب اسکے کہ امر ساتھہ ادا کرنے اوسکے مطلق ہے مانند زکوۃ کے اور اگر مرجاویگا اور وارث اوسکے ادا کرینگے تو جائز ہوگا اور بعضون نے کہا کہ دن فطر کا معین ہے اسکے لیے پس بعد اوسکے ہوگا قضا نہ ادا اور کمال نے قول اخیر کو اختیار کیا ہے اور اکثرون نے اول کو صحیح اور صحیح قول اول ہے مسئلہ جائز ہے دینا ہر شخص کا فطر ایک کو دو مسکینونکے تئین یا کئی مسکینونکے تئین مانند تفریق زکوۃ کے اور یہ جو حدیث شریف مین آیا ہی اغنوہم عن المسالۃ فی مثل ہذا الیوم یہ بنا بر استحباب کے ہے پس اولی یہ ہے کہ بقدر دے فقیر کو کہ اوس روز وہ بے پروا ہے اور یہ باعث

حاشیہ: [illegible]

شخص کے فطرہ سے کم ہین نہین حاصل ہوتی اوسیطرح جائز ہے دینا جماعت کی صدقہ کا ایک مسکین کو مسئلہ جبکہ مرجاوے وہ شخص کہ اوسپر زکوۃ ہے یا فطرہ یا کفارہ یا نذر تو نہ لیا جاوے اوسکے ترکے سے بیچ ہمارے نزدیک مگر یہ کہ تبرع یعنے احسان کرین وارث اوسکے ساتھ اوسکے اور ہون وہ اہل تبرع سے پس اگر بخشین تو اوس پر جبر نہین لیا جاویگا اور اگر وصیت کرین وہ اوسکی تو جائز ہوگی اور جاری ہوگی اوسکے تہائی مال مین سے مسئلہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو گیہون اپنے فطرہ کے دیے کہ فقیر کو دیدینا اوسنے بغیر اذن خاوند کے اپنے فطرہ کے گیہون بھی اوسمین ملا دیے اور فقیر کو دیے تو جائز ہوا عورت کی طرف سے نہ مرد کیطرف سے یعنے عورت ہی کا فطرہ ادا ہوا نہ مرد کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک ہے کہ اگر خاوند نے صورت مذکورہ مین اجازت دیدی تھی دینے کی تو ادا ہوا دونوں کیطرف سے مسئلہ صدقہ فطر کا مانند زکوۃ کے ہے مصارف مین مگر بیچ جائز دینے اوسکے کے ذمی کو اور نہ ساقط ہونے اوسکے ساتھ ہلاک ہونے مال کے یعنے زکوۃ کافر ذمی کو دینی نہین درست ہے اور صدقہ فطر کا دینا درست ہے اور زکوۃ ساقط ہوجاتی ہے ساتھ ہلاک ہونے مال کے اور صدقہ فطر کا نہین ساقط ہوتا مسئلہ لکھا ہے علماء نے کہ صدقہ فطر مین تین چیزین ہین قبول ہونا روزے کا اور فلاح اور نجات سکرات موت سے اور عذاب قبر سے مسئلہ واجبات اسلام کے سات ہین فطرہ اور نفقہ ذی رحم کا اور وتر اور قربانی کرنی اور عمرہ کرنا اور خدمت ماں باپ کی کرنی اور عورت کو اپنے خاوند کی خدمت کرنی درمختار وطوالع الانوار وعالمگیری كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے دن عید الفطر کے اور دن عید قربان کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَبْدَءُ بِہِ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِہِمْ فَیَعِظُہُمْ وَیُوْصِیْہِمْ وَیَاْمُرُہُمْ وَاِنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَہٗ اَوْ یَاْمُرَ بِشَیْءٍ اَمَرَ بِہٖ ثُمَّ یَنْصَرِفُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے دن عید فطر کے اور عید

قربان کے طرف عیدگاہ کے پس اول چیز کہ شروع کرتے ساتھ اوسکے نماز تھی تیسنے بعد ولنکے پھر پہنچے کہ نماز پڑھ چکے
کہ پڑھتے پھر پھرتے نماز سے اور کھڑے ہوتے سامنے لوگونکے اور لوگ بیٹھے ہوتے اپنی صفون پر پس نصیحت کرتے اونکو
اور وصیت کرتے اونکو وعظ حکم فرماتے اونکو اور اگر چاہتے یہ کہ بھیجیں لشکر یعنے جہاد کے لیے حکم فرماتے بھیجنے کا یا چاہتے
کہ حکم فرماویں ساتھ ایک چیز کے یعنے لوگونکے امور مین سے اور اونکی مصلحتون سے حکم فرماتے ساتھ اوسکے
پھر پھرتے یعنے طرف گھر اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عیدگاہ مدینہ کے باہر شہر کے
ہے کہتے ہین کہ مسافت حجرۂ شریف سے وہان تک ہزار قدم کی ہے نہایت وہ جگہ متبرک ہے اور اب
گرد اوسکے چار دیواری بنا دی ہے کہا ابن ہمام نے سنت یہ ہے کہ نکلے امام نماز کے لیے طرف عیدگاہ کے
اور خلیفہ کر جاوے کسی کو کہ وہ نماز پڑھوا دے ضعیفونکو شہر مین اور کھڑی ہو یعنے زمین پر اسلیے کہ حضرت کے
زمانۂ شریف مین منبر نتھا عیدگاہ مین بعد ازان جب بہت ہوے مسلمان اختیار کیا گیا منبر اسلیے کہ آواز دور
پہونچتی ہے اور نصیحت کرنی اونکو یعنے زہد کرنیکی دنیا مین اور رغبت کرنیکی آخرت مین اور وعدہ کرتے ثواب کا اور
ڈراتے عذاب سے تاکہ لوگ اسدن مین بہت خوشی کر کر غافل نہووین طاعت سے اور گرفتار نہوون گناہ
مین جیسے کہ اسوقت کے لوگونکا حال ہے اور وصیت کرتے یعنے تقوی کرنیکی اور ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے
کہ بچے شرک سے اور اوسط یہ ہے کہ فرمانبرداری کرے احکام الہی اور احکام رسول کی اور بچے ممنوع باتونسے
اور اعلی درجہ اوسکا یہ ہے کہ حضور مع اللہ ہو اور بیغرض ہو ماسوی اللہ سے اور حکم فرماتے یعنے احکام فطر
کے بیان فرماتے عید الفطر مین اور احکام قربانی کے بیان فرماتے عید قربان مین اور یہ کلام کرنا حضرت کا
اس قبیل کا نتھا کہ جو منع ہے بلکہ یہ واجبات اسلام سے تھا ع ح قَالَ جَابِرٌ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
کہا جابر نے کہ نماز پڑھی مینے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عیدین
کی بارہا بغیر اذان اور بغیر تکبیر کے نقل کی یہ مسلم نے ف شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اوسپر عمل تھا
اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہ اذان کہتے اور نہ تکبیر عید کی نماز دونمین ورنہ

تو اصل مین ورازہا رین لکھا ہے کہ یہ مکروہ ہے ع کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ یُصَلُّوْنَ صَلٰوۃَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز پڑھتے دونون عیدونکی پہلے خطبہ کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف کہا ابن منذر نے کہ اجماع فقہا کا اسپر ہے کہ خطبہ عید کا بعد نماز کے ہے پہلے پڑھنا خطبہ کا جائز نہین اور اگر کسی نے خطبہ پہلے پڑھا بھی تو نماز جائز ہے سب علما کے نزدیک اور مروان بن حکم نے خطبہ پہلے پڑھا تھا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کیطرف سے پس برا جانا صحابہ نے ع کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ خَالَفَ الطَّرِیْقَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتے راہ مین نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے تشریف لیجاتے اور راہ سے اور آتے اور راہ سے اور حکمت اس فعل مین یہ تھی کہ تا گواہی دین عبادت کی دن قیامت کے دونون راہین اور رہنے والے اونکے جن اور انس اور کتنی ہی وجہین لکھی ہین علما نے اور حق یہ ہے کہ یہ سب احتمالات ہین ہر ایک بموجب سمجھ اپنی کے کہا ہے اسرار اوسکے اللہ جانے یا رسول اوسکا صلی اللہ علیہ وسلم ح قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْعَاصِ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰی وَحُذَیْفَۃَ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَۃً عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ صَدَقَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ کہا سعید بن العاص نے کہ پوچھا مینے ابوموسیٰ اور حذیفہ سے کہ کیونکر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے نماز عید قربان اور عید الفطر مین پس کہا ابوموسیٰ نے کہ تھے تکبیر کہتے چار مانند تکبیر کہنے اونکے کے جنازون پر پس کہا حذیفہ نے کہ سچ کہا ابوموسیٰ نے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنے جیسے چار تکبیرین جنازے کی نماز مین کہتے ہیسیطرح چار تکبیرین ہر رکعت عیدین کی مین کہتے تھے اور پہلی رکعت مین کہتے چار تکبیرین قرأت سے پہلے تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت مین پیچھے قرأت سے چار تکبیرین کہتے تکبیر رکوع سمیت ۱۲ ح اور اختلاف ایمہ کا درباب تکبیرات عیدین کے جسکو معلوم کرنا منظور ہو مظاہر حق ترجمہ ہندی مشکوۃ شریف

کے مین بیچ دوسری فصل باب العیدین کے دیکھے کہ اوسمین فصل لکھا ہے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوِّلَ یَوْمَ الْعِیْدِ قَوْساً فَخَطَبَ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دیے گئے دن عید کے کمان پس خطبہ پڑہا اوسپر نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنے جیسے عصا ٹیک کر خطبہ پڑہتے ہین
ویسے ہی کمان ٹیک کر خطبہ پڑہا ح کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ یَعْتَمِدُ عَلٰی عَنَزَتِہٖ
اِعْتِمَادًا رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑہتے تکیہ کرتے برچھی اپنی پر تکیہ کرنا یعنے اسکو ٹیکے
کھڑے ہوتے نقل کی شافعی نے ح اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ
اَنْ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف
عمرو بن حزم کے اس حال مین کہ وہ تھے نجران مین یہ کہ جلدی پڑہ عید قربان اور تاخیر کر عید الفطر کو اور سمجھا
لوگونکو یعنے خطبہ پڑہ نقل کی یہ شافعی نے ف نجران نام ایک شہر کا ہے حضرت نے وہانکا عامل کر کر
بھیجا تھا عمرو بن حزم کو اون دنون اونکی عمر ستر ہ برس کی تھی پس حضرت نے یہ احکام لکھ بھیجے اور عید
قربان کے جلدی پڑھنے کو اسلیے فرمایا کہ بعد اوسکے لوگ قربانی ذبح کرنے مین مشغول ہون اور عید
فطر کے تاخیر کرنے کو فرمایا اسلیے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کرلین ح قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَلَهُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْیَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا
نَلْعَبُ فِیْهِمَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰہُ
بِهِمَا خَیْرًا مِّنْهُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین
اور مدینہ والونکو دو دن تھے کہ کھیلتے تھے اونمین اور خوشیان کرتے تھے پس فرمایا حضرت نے کہ کیسے ہین یہ
دو دن عرض کیا صحابہ نے کہ تھے ہم کھیلتے اون دونمین بیچ ایام جاہلیت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق کہ بدلا اللہ تعالی نے واسطے تمہارے بدلے ان دونکے بہتر انسے دن عید قربان کا اور دن
عید الفطر کا نقل کی یہ ابوداود نے ف دو دن تھے کہ کھیلتے تھے اونمین ایک اونمین سے دن نوروز کا تھا کہ تحویل
آفتاب کی ہوتی ہے حمل مین اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اوس دن تحویل آفتاب کی میزان مین ہوتی ہے

پس ان دونو نمین ہوا معتدل ہوتی ہے اور رات دن برابر ہوتے ہین حکمانے ان دونونکو اختیار کیا خوشی
کے لیے پس وہی رسم ان لوگو نمین چلی آتی تھی حتی کہ جب مسلمان ہوئے ابتدا مین بسبب عادت کے خوشی کرتے تھے حضرت نے
اوسکی حقیقت پوچھی صحابہ نے عرض کیا کہ قدیم سے یہ رسم چلی آتی ہے اسکی حقیقت کا ہمین علم نہین حضرت نے
فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمھین عوض انکے دو دن عیدونکے عطا فرمائے ہین انمین خوشی کرنی چاہیے
گویا اشارہ ہے اسپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیے کہ عبادت کے دن کرے پس اس حدیث مین نہی ہے
لہو ولعب سے ان دونون مین اور اشارہ حقیقی اسپر ہے کہ کچھ لہو اور خوشی کہ جسمین فحش اور خلاف طریقہ دین
نہو اگر عیدین مین کرے تو جائز ہے اور اسمین نہی ہے تعظیم عید دن مشرکین سے اور اونکی رسمونکی برتنے سے
اور خوشی کرنے سے اونمین اور نہی ہے حاضر ہونے سے انکی عیدونمین یعنے تہوار ونمین حتی کہ بعضے علمانے
حکم کفر کا کیا ہے کہا ابو حفص کبیر حنفی نے کہ جو کوئی تحفہ بھیجے نوروز کو اندا طرف مشرک کی واسطے تعظیم اوس
دن کے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور نابود ہوتے ہین اعمال اوسکے اور کہا قاضی ابو المحاسن حسن بن منصور
حنفی نے کہ جو کوئی خریدے اسمین وہ چیز کہ نہین خریدتا ہے غیر اوسکے مین یعنے جیسے یہان کھیلین وغیرہ
دوالی مین لیتے ہین یا تحفہ بھیجے ہین اسمین کسیکو پس اگر ارادہ کرے ساتھ اوسکے تعظیم اوسدن کا جیسیکہ
تعظیم کرتے ہین اسکی کافر تو کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھ خریدنے کے تنعم کا اور ساتھ ہدیہ بھیجنے
کے محبت کا بسبب عادت کے تو کافر نہین ہوتا لیکن مکروہ ہے کہ مشابہت کافرونکے ساتھ ہوتی ہے
پس احتراز کرے اسسے بھی اور دن عاشورہ کے اگر اظہار خوشی کرے تو مشابہت ہوتی ہے ساتھ خوارج کے
اور اگر اوسدن ظاہر کرے علامتین غم کی تو مشابہت ہوتی ہے روافض کے ساتھ اور جنکو ان دونون بات سے
بچے اور شریک ہوتے ہین روافض مجوسیونکے بسبب تعظیم کرنے نوروز کے اور سبب یہ بیان کرتے
ہین کہ اسدن مین قتل کیے گئے ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ٹھہری خلافت حضرت علی کو
ع ح ف فتاوی ذخیرہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی نکلے ہولی دیوالی کے دیکھنے کو وہ کافر
ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین اعلان کفر کا ہوتا ہے پس گویا کہ اوسنے مدد کی کفر کی بسبب بھیڑ بڑھانے کے اوسکی

رونق دینے کے اور اسی قیاس پر نکلنا طرف نوروز مجوس کے اور موافقت کرنی ساتھ انکے جیسے کہ بعضے
مسلمان لوگ کرتے ہین موجب کفر کے ہین انتہی اور تجنیس مین ہے کہ متفق ہین مشائخ ہمارے اوسپر کہ
جسنے اعتقاد کیا امر کفار کو اچھا پس وہ کافر ہے انتہی اور اسیطرح جو کوئی اچھا جانے کلام اہل ہوا کو یعنے
صوفیہ خلاف شرع کو اور کہے کہ یہ کلام معنوی ہے یا کہے کہ یہ کلام ہے کہ معنی اوسکے صحیح ہین اگر وہ کلام
کفر ہے تو اچھا جاننے والا بھی اسکا کافر ہوتا ہے کذا فی الظہیریہ اور نوادر الفتاوی مین ہے کہ جو کوئی
رسوم ہنود کو اچھا جانے وہ کافر ہوتا ہے اور عمدۃ الاسلام مین ہے کہ جو کوئی رسمین کفار کی برتی جیسے کہ
نئے گھر مین بیل اور گھوڑے سرخ و زرد رنگے یا بند مین ارباندھے یا گرہ سبز باندھے وہ کافر ہوتا ہے قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوا الْعِیْدَیْنِ بِالتَّھْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّحْمِیْدِ
وَالتَّقْدِیْسِ رَوَاہُ فِیْ تُحْفَةِ الْعِیْدِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے زینت دو عیدین کو ساتھ پڑھنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحان الملک القدوس کے نقل کی
یہ تحفۃ العیدین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ
تَعَالٰی یَطَّلِعُ فِی الْعِیْدَیْنِ اِلَی الْاَرْضِ فَابْرِزُوْا مِنَ الْمَنَازِلِ تَلْحَقْکُمُ الرَّحْمَةُ رَوَاہُ
ابْنُ عَسَاکِرَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی بنظر رحمت متوجہ ہوتا ہے
عیدین مین طرف زمین کے پس باہر نکلو مکانون سے یعنے نماز عید کے لیے ملے گی تمکو رحمت
نقل کی یہ ابن عساکر نے کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ
وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے دن عید الفطر کے یہانتک کہ کھانا کھاتے اور نہ کھانا کھاتے تھے
دن عید قربان کے یہانتک کہ نماز پڑھتے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف
عید الفطر کو کھا کر اسلیے تشریف لیجاتے کہ تا مخالف ہو پہلے دنونکے جیسے کہ رمضان مین نہ افطار
کرنا واجب ہے ویسیہی اس دن نہ افطار کرنا واجب ہے اور عید قربان کو بعد نماز کے کھانے

واسطے رفاقت فقرا کے اسلیے کہ جب لوگ گوشت قربانی کا تقسیم کرتے تب وہ کھاتے پس حضرت بھی اونکی موافقت کے لیے تاخیر فرماتے ۵ ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یَذْبَحُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُہٗ وَاَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز عید کے پس سوا اسکے نہیں کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے یعنے اپنے کھانے کے لیے ذبح کیا تو اوسکی قربانی کا نہوا اور جسنے ذبح کیا بعد نماز عید کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی وسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یہی مذہب جمہور کا ہے سوا امام شافعیؒ کے تعجب ہے کہ اونہوں نے باوجود وارد ہونے حدیثوں صحیحہ کے کیوں مخالفت کی جمہور کی کہ کہا جائز ہے قربانی کرنی بعد بلند ہونے آفتاب کے بقدر نیزہ کے اور گذر جانے وقت کے بقدر دو رکعتوں اور دو خطبوں خفیف کے برابر ہے کہ امام نماز پڑہے یا نہ پڑہے ۵ ع وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُکَبِّرُ بِمِنًی تِلْکَ الْاَیَّامَ خَلْفَ الصَّلٰوۃِ وَعَلٰی فِرَاشِہٖ وَفِیْ فُسْطَاطِہٖ وَمَجْلِسِہٖ وَمَمْشَاہُ تِلْکَ الْاَیَّامَ جَمِیْعًا وَکَانَتْ مَیْمُوْنَۃُ تُکَبِّرُ یَوْمَ النَّحْرِ وَکَانَتِ النِّسَاءُ یُکَبِّرْنَ خَلْفَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ لَیَالِیَ التَّشْرِیْقِ مَعَ الرِّجَالِ فِی الْمَسْجِدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور تھے ابن عمر تکبیر کہتے منی میں ان دنوں میں یعنے عشرہ ذیحجہ میں پیچھے نماز وں کے اور اوپر بچھونے اپنے کی اور بیچ خیمہ اپنے کی اور مجلس اپنے کے اور جگہ چلنے کے ان تمام ایام میں اور تھیں میمونہ تکبیر کہتیں دن عید قربان کے اور تھیں عورتیں تکبیر کہتیں پیچھے ابان بن عثمان کے اور عمر بن عبدالعزیز کے راتوں تشریق کے میں ساتھ مردوں کے مسجد میں نقل کی یہ بخاری نے ف ایام تشریق کہتے ہیں گیارھویں ذیحجہ سے تیرہویں ۱۳ تک کو اور یہاں دسویں سے تیرہویں ۱۳ تک مراد ہے واللہ اعلم

خاتمہ خطبۂ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ وَهَدَانَا اِلَی الْاِسْلَامِ

اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کے لیے سب تعریف سب تعریف واسطے اللہ کے جسنے اوتارا قرآن اور راہ دکھلائی طرف اسلام کے

وَالْاِیْمَانِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

اور ایمان کے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَنَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِمِصْبَاحِ الْهِدَایَةِ وَالْعِرْفَانِ

اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اور روشن کیا عارفوں کے دلونکو ساتھ چراغ ہدایت اور عرفان کے

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے

وَمَنَّ عَلَیْنَا بِاتِّبَاعِ الْهَادِیْ اِلَی الْحَقِّ وَالْبَیَانِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

احسان کیا اوپر ہمارے ساتھ تابعداری کرنے ہادی کے طرف حق کے اور بیان کے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَوَفَّقَنَا لِلصِّیَامِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے سب تعریف اور توفیق دی ہمکو روزونکی

وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ

اور پڑھنے قرآن کی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ

اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَشَرَحَ صُدُوْرَ الصَّائِمِیْنَ بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ وَالْاِیْقَانِ

بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اور کھولے سینے روزہ دارون کے ساتھ نور معرفت اور یقین کے

وَبَشَّرَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَالْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ وَنِعَمِ الْاَلْوَانِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

اور خوشخبری دی اونکو ساتھ جنت اور حوروں کے اور محلوں کے اور طرح طرح کی نعمتوں کے اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاَوْجَبَ

اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے سب تعریف اور واجب کیا

عَلٰی نَفْسِہٖ جَزَاءَ صَوْمِہِمْ کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ اَلصَّوْمُ لِیْ

اوپر نفس اپنے کے ثواب روزے اونکے کا جیسے کہ وارد ہوا ہے بیچ حدیث قدسی کے کہ روزہ میرے لیے ہے

وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَذَالِکَ غَایَۃُ الْکَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ وَاَکْرَمَ عِبَادَہُ

اور میں ہی بدلا دونگا اوسکا اور یہ نہایت بخشش اور احسان ہے اور بزرگی دی اپنے مومن بندوں کو

اَلْمُؤْمِنِیْنَ بِصِیَامِ شَہْرِ رَمَضَانَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ساتھ روزوں مہینہ رمضان کے اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ شَہْرُ رَمَضَانَ شَہْرٌ فَضَّلَہُ اللّٰہُ عَلٰی سَائِرِ

اور اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ ہی کے لیے ہے تعریف مہینہ رمضان کا مہینہ ہے کہ بزرگ کیا اوسکو اللہ نے اوپر تمام

الشُّہُوْرِ وَاَنْزَلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنَ وَنَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ

مہینوں کے اور نازل کیا اوسمیں قرآن اور گواہی دیتے ہیں ہم یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں

لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَہَادَۃً مَّوْصُوْلَۃً اِلٰی دَارِ الْجِنَانِ وَنَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

کوئی شریک اوسکا گواہی پہونچائی گئی جنت تک اور گواہی دیتے ہیں ہم اسکی کہ محمد بندے ہیں اوسکے

وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ دِیْنُہٗ نَاسِخٌ جَمِیْعَ الْاَدْیَانِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

اور رسول اوسکے ہیں وہ جو دین اونکا موقوف کرنیوالا ہے تمام دینوں کا درود موجیو اوسکا اوپر اونکے اور اوپر آل اونکی کے اور

الَّذِیْنَ ہُدَاۃُ اَہْلِ الْاِیْمَانِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

وہ جو ہدایت کرنیوالے ہیں مومنوں کے اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَیُّہَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِعْلَمُوْا اَنَّ یَوْمَ الْعِیْدِ لِلْمُتَّقِیْنَ عِبَادِ

اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے ہی تعریف اے مومنو جانو یہ کہ تحقیق دن عید کا ہے واسطے پرہیزگاروں کے اور نیک بندوں

اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِیْدَ بَلِ الْعِیْدُ لِمَنْ اٰمَنَ

اللہ کے نہیں ہے عید اوسکے لیے کہ پہنے نئے کپڑے بلکہ عید اوسکے لیے ہی جو امن میں ہے

مِنَ الْوَعِیْدِ لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ رَکِبَ الْمَطَایَا بَلِ الْعِیْدُ لِمَنْ غُفِرَ لَہُ الْخَطَایَا قَالَ
وعید سے نہین عید اوسکے لیے کہ جو چڑہے سواریون پر بلکہ عید اوسکے لیے ہے کہ بخشے اللہ اوسکے گناہ فرمایا ہے
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَۃُ الْفِطْرِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ مُسْلِمٍ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا واجب ہے اوپر ہر آزاد مسلمان مرد کے
وَمُسْلِمَۃٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْصَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ اَوْشَعِیْرٍ اِنَّ اَحْسَنَ الْکَلَامِ
اور مسلمان عورت کے آدہا صاع گیہون سے یا ایک صاع کھجورون یا جو سے تحقیق بہترین کلام
وَاَبْلَغَ النِّظَامِ کَلَامُ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلَّامِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ
اور بہت اچھا کلام موزون کلام اللہ غالب بہت جاننے والے کا ہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان
الرَّجِیْمِ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ
راندے گئے سے تحقیق چھٹکارا پایا اوس شخص نے کہ پاک ہوا اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کا پس نماز پڑہی بلکہ ترجیح دیتے ہو زندگانی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ
دنیا کو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی تر تحقیق یہ البتہ پہلے صحیفو مین ہے صحیفون
اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا
ابراہیم اور موسی کے مین برکت دے ہمکو اللہ اور تمکو بیچ قرآن بزرگ کے اور نفع دے ہمکو
وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ
اور تمکو ساتھ آیتون اور ذکر حکمت والے کے تحقیق اللہ تعالی بخشش کرنیوالا ہے بزرگ بادشاہ احسان کرنیوالا
رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

خطبہ عید الضحیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مہربانی کرنے والا مہربان خطبہ عید الضحے کا شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ وَصَیَّرَ التَّوْبَۃَ
سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جسنے ٹھہرایا نیکیون کو لیجانے والا برائیون کا اور کیا توبۃ

النَّصُوْحَ مَاحِیَۃً لِّلذُّنُوْبِ وَالْخَطِیْئَاتِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ
النصوح کو مٹانے والا واسطے گناہونکے اور چوکونکے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود

اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ خَالِقِ الْاَشْیَاءِ کُلِّھَا
مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف پیدا کرنے والا تمام چیزون

وَالْبَرِیَّاتِ عَالِمِ الْجَھْرِ مِنْ عِبَادِہٖ وَالْخَفِیَّاتِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اور مخلوقات کا جاننے والا ظاہر کا اپنے بندون سے اور پوشیدگیون کا اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی
نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اللہ ایسا ہے کہ اوتاری

عَبْدِہِ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ
اپنے بندے پر کتاب اوسمین سے کچھ آیتین محکم ہین وہ اصل ہین کتاب کی اور متشابہات ہین

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَکُمْ
اللہ ایسا ہے کہ ٹھہرایا تمھارے لیے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو چھت اور صورتین دین تمکو

فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
پس اچھی بنائین صورتین تمھاری اور رزق دیا تمکو حلال چیزون سے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ فَسُبْحَانَ مَنْ دَلَّتْ
نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے پس پاک ہے وہ ذات کہ دلالت کرتی ہے

عَلٰی وَحْدَانِیَّتِہٖ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ وَّشَھِدَ بِفَرْدَانِیَّتِہٖ اٰحَادُ الْمُکَوَّنَاتِ
اوسکی وحدانیت پر آیات واضحہ اور گواہی دی اوسکے یکتہ ہونے پر افراد مخلوقات نے

سُبْحَانَ مَنِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلَهٗ بِکَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

پاک ہے وہ ذات کہ آزمایا ابراہیم دوست اپنے کو ساتھ کلمات اپنے کے کہ پوری ہیں اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَ مَنْ عَیَّنَ عَشْرَ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے پاک ہے وہ ذات کہ معین کیا عشرہ

ذِی الْحِجَّةِ لِمَنَاسِكِ الْحَجِّ وَالتَّکْبِیْرَاتِ سُبْحَانَ مَنْ عَظَّمَ مِنْ بَیْنِهَا یَوْمَ

ذی الحجہ کو واسطے افعال حج کے اور تکبیرات کے پاک ہے وہ ذات کہ بزرگی دی عشرہ ذی الحجہ میں سے روز

الْحَجِّ الْاَکْبَرِ وَهُوَ یَوْمُ الْعِیْدِ الْاَضْحٰی بِالنَّحْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ

حج اکبر کو اور وہ دن عید قربان کا ہے ساتھ قربانی کرنے اور نماز پڑھنے اور اقسام طاعات کے

سُبْحَانَ مَنْ فَرَضَ فِیْ یَوْمِ عَرَفَةَ وُقُوْفًا بِعَرَفَاتٍ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

پاک ہے وہ ذات کہ فرض کیا بیچ دن عرفہ کے وقوف عرفات کا اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اور گواہی دیتے ہیں ہم اسکی کہ نہیں معبود مگر اللہ

وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا

یگانہ نہیں کوئی شریک وسکا اور گواہی دیتے ہیں ہم یہ کہ تحقیق سردار ہمارے اور صاحب ہمارے محمد

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ الْمَقَامَاتِ صَاحِبُ الشَّفَاعَاتِ

بندے اللہ کے ہیں اور رسول اوسکے سردار مقامات کے یعنے حوض کوثر اور مقام محمود وغیرہ کے صاحب شفاعتوں کے

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُسَارِعِیْنَ اِلَی الْخَیْرَاتِ

رحمت کاملہ نازل کرے اللہ تعالی اوپر اونکے اور اوپر آل اونکی کے اور اونکے یاروں کے کہ جلدی کرنیوالے تھے طرف بھلائیوں کے

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ وَنَفْسِیَ الْعَاصِیَۃَ اَوَّلًا بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّعْظِیْمِ
اور اللہ ہی کیلیے سب تعریف ہے نصیحت کرتا ہوں مین تمکو اے بندو اللہ کے اور اپنے نفس نافرمان کو اول ساتھ تقوی اللہ کے اور بزرگ جاننے
لِاَمْرِ اللّٰہِ وَالشَّفْقَۃِ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ وَالْمُوَاظَبَۃِ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ
امر خدا کو اور شفقت کرنیکے خلق خدا پر اور مداومت کرنیکے اوپر ذکر خدا کے
وَالْقِیَامِ بِطَاعَۃِ اللّٰہِ وَالشُّکْرِ عَلٰی اَنْعُمِ اللّٰہِ ثُمَّ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ
اور قائم رہنے کے طاعت خدا پر اور شکر کرنے کے اوپر نعمتوں خدا کے پھر جانو تم کہ تحقیق اللہ بزرگ
وَتَعَالٰی ابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلَہٗ فِی الْمَنَامِ فَاَمَرَہٗ بِذَبْحِ وَلَدِہٖ اِسْمٰعِیْلَ
اور برتر نے آزمایا ابراہیم دوست اپنے کو خواب مین پس حکم کیا اونکو ساتھ ذبح کرنے بیٹے اونکے کے اسمعیل ہین
عَلَیْھِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا اَرَادَ الْخَلِیْلُ اَنْ یَّفْعَلَ مَا اَمَرَہٗ رَبُّہُ الْحَکِیْمُ
دونون پر سلام ہو پس جب ارادہ کیا خلیل نے یہ کہ کرین وہ چیز کہ حکم کیا تھا اونکو اونکے رب حکمت والے
الْعَلِیْمُ فَدَاہُ اللّٰہُ بِکَبْشٍ عَظِیْمٍ اَتٰی بِہٖ جِبْرَئِیْلُ مِنْ دَارِ السَّلَامِ وَ
جاننے والے نے دیا عوض مین اونکے اللہ نے دنبہ بڑا لائے اوسکو جبرئیل جنت سے اور
اَمَرَکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ بِذَبْحِ شَاۃٍ وَبَقَرَۃٍ وَبَعِیْرٍ فَاشْکُرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ بِکُمْ
حکم کیا اول ہی بار ساتھ ذبح کرنے بکری اور گائے اور اونٹ کے پس شکر کرو اپنے رب کا تحقیق وہ تمہارے
لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ فَاِذَا مَلَکْتُمُ النِّصَابَ وَصَرَفْتُمْ مِنَ الْمُصَلّٰی
مہربان در خبردار ہے پس جس وقت مالک ہو تم نصاب کے اور پھرو تم عیدگاہ سے
فَاذْبَحُوْا لِاَنْفُسِکُمُ الشَّاۃَ عَنْ وَاحِدٍ وَالْبَقَرَ وَالْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ
پس ذبح کرو اپنے لیے بکری ایک کی طرف سے اور گائے اور اونٹ سات کیطرف سے
وَسَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ وَصَحَّ ابْنُ حَوْلٍ مِنَ
اور قوی کرو اپنی قربانیوں کو اسلیے کہ وہ پل صراط پر سواریان ہونگی تمھاری اور درست ہے قربانی مین ایک برس کا

الضأن والمعز وحولين من البقر وخمس من الابل اذبحوا الثولاء والجماء

دنبہ و بھیڑ اور بکری اور دو برس کی گائے سے اور پانچ برس کا اونٹ ذبح کرو دیوانی اور بے سینگ والی بھی ہو

واجتنبوا العجفاء والعرجاء وما ذهب اكثر من ثلث اذنها او ذنبها

اور پرہیز کرو دبلی سے کہ جسکی ہڈیوں میں گودا نہو اور لنگڑی کہ ذبح کی جگہ تک نہ جا سکے اور اوس جانور سے کہ جاتا رہی تہائی کان اوسکا یا دم

او عينها فكلوا منها وتصدقوا على المساكين فان الله يجزي المتصدقين

یا آنکھ اوسکی سے پس کھاؤ اوس سے اور تصدق کرو مسکینوں پر پس تحقیق اللہ تعالی بدلہ دیتا ہے تصدق کرنیوالوں کو

وقولوا الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد

اور کہو اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

من فجر عرفة الى عصر يوم الثالث عشر من هذا الشهر بارك

فجر عرفہ سے تا عصر تیرھوین تاریخ اس مہینے کے برکت دے

الله لنا ولكم في القرآن العظيم ونفعنا واياكم بالآيات والذكر الحكيم

واسطے ہمارے اور تمہارے قرآن عظیم مین اور نفع دے ہمکو اور تمکو ساتھ آیات اور ذکر حکمت والی کے

واستغفر الله الغفار لي ولكم ولسائر المسلمين اجمعين انه هو الغفور الرحيم

اور بخشش مانگتا ہوں میں اللہ بہت بخشنے والا سے اپنے لیے اور تمہارے لیے اور تمام مسلمانوں کے واسطے تحقیق اللہ وہی بخشنے والا مہربان ہے

استفتاء ۔ درباب جانورے کہ بنام غیر خدا ذبح کردہ شود + **سوال** +

ما قولهم رحمهم الله در صورتے کہ کسے جان دارے را برائے تقرب لغیر اللہ ذبح سازد و مراد وے ازین نثار جان بنا بر تعظیم لغیر اللہ باشد لیکن عند الذبح تسمیہ ہم گوید آن جان دار بسبب ذکر تسمیہ حلال میشود یا بسبب تعظیم و تقرب لغیر اللہ کہ بہمین نسبت ذبح کردید حرام میشود بینوا و توجروا **جواب** ذبیحہ کہ تقرباً و تعظیماً لغیر اللہ ذبح کردہ شود حرام گردد و ذکر تسمیہ بر خلاف نیت مفید نیست بلکہ این چنین ذابح را اکثر علما

نسبت بغیر کردہ اند چنانچہ در تفسیر نیشاپوری مذکورست اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ لَوْ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِیْحَةً وَقَصَدَ بِذَبْحِهَا التَّقَرُّبَ اِلٰی غَیْرِ اللّٰهِ صَارَ مُرْتَدًّا وَ ذَبِیْحَتُهٗ ذَبِیْحَةُ مُرْتَدٍّ اِنْتَهٰی معنی چنین ست اجماع کردہ اند علما کہ اگر مسلمے ذبح کند کدام جانورے وقصد کند بذبح او تقرب غیر خدا را مرتد میشود آنکس وذبیحۂ او حکم ذبیحہ مرتد میگردد انتهی لکن اگر کسے جانداری را برائے ذبح لغیر اللہ مقرر سازد وعند الذبح قصد تقرب لغیر خدا را از دل دور کند وخالصًا للہ آنرا ذبح سازد آرے الآن نیت سابقہ حکم عدم وبطلان خواہد گرفت وذبیحہ بیشک حلال خواہد شد زیراکہ درین باب معتبر وقت ذبح ست ولہذا اکثر مفسرین در تفسیر وما اُہل لغیر اللہ بقید عند الذبح بیان کردہ اند

قَالَ فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ ذَبَحَ لِقُدُوْمِ الْاَمِیْرِ وَنَحْوِهٖ کَوَاحِدٍ
گفت در در المختار ذبح کردہ شد بنا بر آمدن امیر ومانند آن مثل کسے

مِنَ الْعُظَمَاءِ یَحْرُمُ لِاَنَّهٗ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ وَلَوْ ذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی
از بزرگان حرام میشود زیراکہ او قرار یافتہ شد برائے غیر خدا واگرچہ ذکر نام خدا ہم کردہ شود

وَلَوْ ذُبِحَ لِلضَّیْفِ لَا یَحْرُمُ وَهَلْ یَکْفُرُ قَوْلَانِ بَزَّازِیَّةٌ وَشَرْحُ
واگر ذبح کردہ شد برائے مہمان حرام نمیشود وآیا کافر میشود فاعل آن درین دو قول است در بزازیہ وشرح

وَهْبَانِیَّةٌ قُلْتُ وَفِیْ صَیْدِ الْمُنْیَةِ اِنَّهٗ یُکْرَهُ وَلَا یَکْفُرُ لِاَنَّا
وہبانیہ میگویم من ودر صید منیہ مذکورست کہ او کافر وفاعلش کافر نمیشود چراکہ ما

لَا نُسِیْئُ الظَّنَّ بِالْمُسْلِمِ اَنَّهٗ یَتَقَرَّبُ اِلَی الْاٰدَمِیِّ بِهٰذَا النَّحْرِ وَنَحْوُهٗ فِیْ
سوء ظن نمی کنیم بحال مسلم کہ او تقرب میجوید بسوئے آدمے باین ذبح کردن ومثل او مذکور در

شَرْحِ الْوَهْبَانِیَّةِ عَنِ الذَّخِیْرَةِ وَنَظَمَهٗ فَقَالَ وَفَاعِلُهٗ جُمْهُوْرُهُمْ
شرح وہبانیہ از ذخیرہ ونظم کرد او را ایں گفت فاعلش بر قول اکثر

قَالَ کَافِرٌ وَفَضْلٌ وَاِسْمٰعِیْلُ لَیْسَ یُکْفَرُ اِنْتَهٰی عِبَارَةُ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ
کافرست وفضل واسمٰعیل این را منکرست آخر شد عبارت در المختار

وَفِی فُصُوْلِ الْعِمَادِیِّ وَمَنْ یَذْبَحُ فِی وَجْهِ اِنْسَانٍ شَیْئًا وَقْتَ قُدُوْمِهٖ

ودر فصول عمادے وآن کسیکہ ذبح میکند روبروے انسان چیزے را وقت آمدن او

وَاتَّخَذَ خَوَازَةً کَفَرَ الذَّابِحُ وَالْمَذْبُوْحُ مَیْتَةٌ وَکَذَا فِی الذَّخِیْرَةِ

وبیکرد دعوت مردم کافر شود ذبح کنندہ ومذبوح یعنے آن جانور مردار شود وهمچنین ست در ذخیرہ

وَذَکَرَ فِیْهَا وَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ الزَّاهِدُ اِذَا ذَبَحَ الرَّجُلُ الْاِبِلَ وَالْبَقَرَ

وذکر کرد در ذخیرہ وگفت سمٰعیل زاهد وقتیکہ ذبح کرد مردے شتر یا گاو را

فِی الْخَوَازَاتِ لِاَجْلِ الَّذِیْ یَقْدُمُ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْغَزْوِ فَاِنَّ الشَّیْخَ الْاِمَامَ

درخوازات یعنے دعوتها بجهت شخصیکہ مے آید از حج یا از غزا پس هر آئینہ شیخ امام

اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَالشَّیْخَ الْاِمَامَ اَبَا حَفْصٍ وَالْقَاضِیَ الْاِمَامَ اَبَا عَلِیٍّ

اباعبداللہ وشیخ امام اباحفص وقاضے امام اباعلے

النَّسَفِیَّ وَالْحَاکِمَ الْاِمَامَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکَاتِبَ وَالشَّیْخَ الْاِمَامَ

نسفے وحاکم امام اباعبدالرحمن کاتب وشیخ امام

عَبْدَ الْوَاهِبِ وَالشَّیْخَ الْاِمَامَ اَبَا اِسْحٰقَ وَالْحَاکِمَ الْاِمَامَ اَبَا مُحَمَّدٍ قَالُوْا

عبدالواهب وشیخ امام ابا اسحق وحاکم امام ابامحمد گفتند

یَکْفُرُ وَاَمَّا اَنَا فَاَکْرَهُ ذٰلِكَ اَشَدَّ الْکَرَاهَةِ وَلٰکِنْ لَا اُکَفِّرُهٗ لِاَنَّا

کافر میشود ذابح آن ولاکن من پس مکروہ میدانم او را سخت تر مکروہ ولکن نسبت بکفر نمیکنم او را چراکہ

لَا نُسِیْئُ الظَّنَّ بِالْمُسْلِمِ اَنْ یَتَقَرَّبَ اِلَی الْاٰدَمِیِّ بِهٰذَا النَّحْرِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ما سوء ظن نمیکنیم بحال مسلم کہ او تقرب میجوید بسوے آدمے باین ذبح وخدادانا ترست

اِنْتَهٰی وَقَالَ فِی جَامِعِ الرُّمُوْزِ وَاِنَّمَا قُلْنَا لِلّٰهِ تَعَالٰی لِاَنَّهٗ لَوْ سَمّٰی وَذَبَحَ

وگفت در جامع رموز وجز این نیست کہ گفتیم خاص برای خدا تعالی چراکہ ذابح اگر تسمیہ گفتہ وذبح کرد

لِقُدُومِ الْاَمِيْرِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْعُظَمَاءِ لَا يَحِلُّ لِاَنَّهٗ ذُبِحَ تَعْظِيْمًا لَهٗ لَا لِلّٰهِ

برائے آمدن امیر وغیر آن از بزرگان حلال نمیشود زیراکه او ذبح کرد بنا بر تعظیم آن غیر نه خاص برائے خدا

تَعَالٰى اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ و در اشباه گفته ذُبِحَ لِقُدُومِ الْاَمِيْرِ اَوْ وَاحِدٍ

تعالیٰ آخر شد کلام او یعنے صاحب جامع الرموز ذبح کرده شد برائے آمدن امیر یا احدے

مِنَ الْعُظَمَاءِ يَحْرُمُ وَلَوْ ذُكِرَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِلضَّيْفِ لَا اِنْتَهٰى

از بزرگان حرام میشود اگرچه نام خدا تعالے هم بر زبان آورد و برائے مهمان حرام نمیشود آخر شد کلام صاحب اشباه

و در حاشیه در المختار که نامش قرة الانظار ست مذکورست وَفِيْ كِتَابِ هِدَايَةِ الْمُبْتَدِيْ ذُبِحَ شَاةٌ

و در کتاب هدایة المبتدی مذکورست ذبح کرده شد گوسفند

لِلضَّيْفِ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ قِيْلَ يَحِلُّ اَكْلُهٗ وَلَوْ ذُبِحَ لِاَجْلِ

برائے مهمان و مذکور شد نام خدای تعالے برو گفته شد حلال ست خوردن او و اگر ذبح کرده شد بنا بر

قُدُومِ الْاَمِيْرِ اَوْ وَاحِدٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَحْرُمُ

آمدن امیر یا احدے از بزرگان و مذکور شد نام خدائے تعالیٰ حرام میشود

اَكْلُهٗ اِنْتَهٰى قَالَ الْحَمَوِيُّ وَحَاصِلُ الْكَلَامِ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ اَنَّ

خوردن آن جانور گفت حموی محشی اشباه حاصل کلام درین مسئله این ست که

الذَّبْحَ الْمُقْتَرِنَ بِذِكْرِ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِذَا كَانَ قَبْلَ قُدُومِ قَادِمٍ لِلتَّهَيُّءِ

ذبحی که مقرون ست بنام خدائے تعالیٰ ست وقتیکه میشود پیش از آمدن کدام آینده برائے ساماں

لِضِيَافَةٍ اَوْ بَعْدَ قُدُومِهٖ لِذٰلِكَ فَلَا شُبْهَةَ فِيْ جَوَازِهٖ وَاَمَّا اِذَا

مهمانی او یا بعد آمدنش برائے همین معنے پس نیست هیچ شبهه در جواز آن ولیکن وقتیکه

كَانَ عِنْدَ الْقُدُومِ فَاِنْ كَانَ الْقَصْدُ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ

شود وقت آمدنش پس اگر باشد قصد همچنان یعنے ضیافت پس جائز ست و اگر باشد

لِمُجَرَّدِ التَّعْظِیْمِ فَحَرَامٌ وَالْمَذْبُوْحُ مَیْتَۃٌ اِنْتَھٰی قَالَہُ السَّیِّدُ اَحْمَدُ

برائے صرف تعظیم پس حرام ست و مذبوح یعنے آن جانور مردارست آخر شد کلام او نقل کردہ این را سید احمد

الطَّحْطَاوِیِّ الْمُحَشِّیْ عَلَی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ + اَلْمُجِیْبُ اَحْمَدُ عَلِیْ عُفِیَ عَنْہُ

طحطاوی کہ محشی در مختارست بحاشیہ خود

سید محبوب علی جعفری	محمد سعید قطب الدین	محمد کریم اللہ	احمد مہدی فقیر احمد سعید	محمد سعید مخصوص اللہ
ہو الخالق	حافظ محمد سعید	مملوک العلی عفی عنہ	محمد سعید صدر الدین	

ذبیحہ کہ تقرباً و تعظیماً لغیر اللہ ذبح کردہ شود حسب روایات کتب معتبرہ فقہ حرام ست اگرچہ نام خدا وقت ذبح بر زبان آوردہ باشد مگر ذابح آن علی الاصح کافر نیست واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم حررہ العبد المسکین صدر الدین عفی عنہ اصاب من اجاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ بقلمہ حیدر علی محمد عفا اللہ تعالیٰ عنہ الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً کہ تمام ہوا رسالہ احکام العیدین رَبَّنَا وَفِّقْنَا عَلٰی طَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ + تمام شد رسالہ احکام العیدین من تصنیف مولوی محمد قطب الدین خان رحمۃ اللہ تعالیٰ شرح رسالہ فضائل ذبیحہ من تصنیف قدوۃ العلماء والکاملین زبدۃ الصلحاء والعارفین مولانا حضرت محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفاً +



تکملۂ احکام العیدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ کے کہتا ہے مسکین محمد قطب الدین کہ اس عاجز نے ۱۲۵۸ھ ہجری مین رسالہ احکام العیدین لکھا تھا اوس وقت مین مسائل عیدین کے در المختار و طحطاوی وغیرہما سے حتی الوسع تلاش کر کر لکھے تھے ان دنوںمین کہ ۱۲۶۱ھ ہجری ہے اس عاجز کے ہاتھ فتاوی عالمگیری لگی اوسمین جو دیکھا تو مسائل عیدین اور قربانی کے بہت اس سے رہ گئے ہین مینے چاہا کہ اون مسائل کو چند اوراق مین لکھکر بطور تکملہ کے اس رسالہ کے اخیر مین لاحق کیجیے اور کچھ مسائل اسکے اوس رسالہ مین درج کیجیے تا مسلمانونکو بہت مفید ہون کہ وقت حاجت کے اکثر مسائل اسمین پاوین اور اس عاجز کو دعاے خیر سے یاد کرین واللہ المستعان وعلیہ التکلان **کتاب الاضحیہ** یہ کتاب ہے اضحیہ یعنے قربانی کی بیان مین اور اسمین چھہ باب ہین باب پہلا بیچ تفسیر اور صفت اور شرائط اور حکم اضحیہ کے اور بیچ بیان اسکے کہ کس پر واجب ہے اور کس پر نہین واجب تفسیر اضحیہ کی یہ ہے کہ اضحیہ شرع مین نام ہے حیوان مخصوص کا ساتھہ سن مخصوص کے کہ ذبح کیا جاوے ساتھہ نیت ثواب کے روز مخصوص مین وقت پائے جانے شرائط وسبب اوسکے کے اور صفت اضحیہ کرنے کی یہ ہے کہ وہ دو قسم پر ہے نفل اور واجب پھر نفل اضحیہ مسافر کے واسطے ہے اور اوس فقیر کے کہ نذر نہ مانی ہو اوسنے اضحیہ کرنے کی اور نہ خریدی ہو

اضحیہ پس ان پر نفل ہے بسبب نہونے سبب وجوب کے اور شرط وجوب کے اور واجب اوسکی بھی
کئی قسمین ہین ایک تو وہ ہی کہ واجب ہے غنی پر اور فقیر پر اور دوسرے وہ ہے کہ واجب ہے فقیر پر
نہ غنی پر اور تیسرے وہ ہے کہ واجب ہے غنی پر نہ فقیر پر پس وہ جو واجب ہے فقیر پر اور غنی پر وہ نذر
مانی ہوئی ہے کہ کہا ہو واسطے اللہ کے لازم کیا مینے یہ کہ قربانی کرونگا مین بکری یا اونٹ
یا یہ بکری یا یہ اونٹ اور اسی طرح اگر کہا یہ کسی نے حالت افلاس مین اور پھر غنی ہو گیا ایام نحر
یعنے قربانی مین پس اوسپر لازم ہے یہ کہ قربانی کرے دو بکریان اس لیے کہ
نہین تھی وقت نذر کے قربانی واجب اوسپر پس نہین محتمل ہوگا یہ کہنا اوسکا اخبار پر بلکہ محمول
ہوگا حقیقت شرعیہ پر پس واجب ہوگی اوسپر ایک قربانی بسبب نذر کے اور دوسرے بسبب
واجب کرنے شرع کے اور وہ جو واجب ہے فقیر پر نہ غنی پر پس وہ یہ ہے کہ خرید کی گئی ہو
قربانی کے لیے جبکہ خرید کرنے والا فقیر ہو یعنے خرید کی ہو فقیر نے بکری وغیرہ بہ نیت اسکے کہ
قربانی کرونگا اوسکو اور اگر ہو خریدنے والا غنی تو نہین واجب ہوتی اوسپر بسبب خرید کرنے کسی جانور
کے یعنے اوسکے ذمہ وہ جانور خرید کیا ہوا قربانی کرنا واجب نہین ہوتا اگر وقت جاتا
رہیگا تو اوسپر قیمت اسکی دینی آویگی اور نہ فقیر پر تصدق کرنا اس جانور کا لازم ہوگا اور اگر مالک
ہوا انسان ایک بکری کا پس نیت کی یہ کہ قربانی کرونگا اوسکو یا خرید کی ایک بکری اور
نہین نیت کی قربانی کرنے کی وقت خریدنے کے پھر نیت کی بعد خریدنے کے یہ کہ قربانی کرونگا
اوسکو تو نہین واجب ہوتی اوسپر قربانی کرنی برابر ہے کہ غنی ہو یا فقیر اور وہ جو واجب ہے غنی پر نہ فقیر پر
پس وہ ہے کہ واجب بغیر نذر اور بغیر خریدنے کے واسطے قربانی کے بلکہ واجب ہوا از راہ شکر نعمت حیات کے
اور اتباع سنت حضرت خلیل علیہ السلام کے اور شرائط قربانی کے واجب ہونے کے کئی ہین ایک ہین سے
ایک تو یسار یعنے تونگری ہے اور وہ تونگری وہ ہے کہ متعلق ہوتا ہے بسبب اوسکے واجب
ہونا صدقہ فطر کا نہ وہ کہ متعلق ہے ساتھ اسکے واجب ہونا زکوۃ کا اور بالغ اور عاقل ہونا

اوسکے واجب ہونے کے لیے شرط نہین ہے یہانتک کہ اگر ہوگا صغیر کے لیے مال تو قربانی کریگا
اوسکی طرف سے اسکا باپ یا وصی اوسکے مال مین سے اور نہ تصدق کرے وصی اوسکو اور نہین
ضمان ہے تاوان دینگی وصی اور باپ یعنے فقط قربانی سے نزدیک ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ کے
اور اگر تصدق کریگا اوسکو وصی تو ضمان دیگا اور دوسری شرط اسلام ہے پس نہین واجب ہے
کافر پر اور نہین شرط کیا گیا ہے اسلام سارے وقت مین اول سے آخر تک یہانتک
کہ اگر ہوگا کافر اول وقت مین پھر اسلام لاویگا آخر وقت مین تو واجب ہوگی
قربانی اوسپر اور تیسری شرط حریۃ یعنے آزادی ہے پس نہین واجب ہے لونڈی غلام پر
اور نہین بھی اعتبار آخر وقت کا ہے کہ اگر آخر وقت مین آزاد ہوگا اور مالک نصاب کا
ہوگا تو واجب ہوگی اوسپر قربانی اور چوتھی شرط اقامت ہے پس نہین واجب ہے مسافر پر اور نہین شرط
کی گئی ہے اقامت سارے وقت مین یہانتک کہ اگر ہوگا مسافر اول وقت مین پھر مقیم ہوجائیگا آخر وقت
مین تو واجب ہوگی قربانی اوسپر اور اگر مقیم ہوگا اول وقت مین پھر مسافر ہوئیگا پھر مقیم ہوجاویگا
تو واجب ہوگی اوسپر یہ جب ہے کہ سفر کرے پہلے خریدنے قربانی کے پس اگر خریدیگا بکری قربانی کے لیے
پھر سفر کریگا تو ذکر کیا ملتقی مین کہ جائز ہے بیچ ڈالنا اوسکا اور قربانی نکرے اوسکو اور اسیطرح روایت
کیا گیا ہے محمدؒ سے کہ وہ بیچ ڈالے اوسکو اور بعض مشائخ نے فرق کیا درمیان تونگر اور مفلس کے
اگر تونگر ہو تو بیچ ڈالے اور اگر مفلس ہو تو لائق ہے یہ کہ واجب ہووے اوسپر اور نہین ساقط ہوتی ہی اس سے
سبب سفر کے اور اگر سفر کرے بعد داخل ہونے وقت کے تو کہا ہے علما نے کہ لائق ہے یہ کہ جواب ہو اسیطرح
یعنے بطور سابق اور تمام شرائط کہ ذکر کیے ہین ہمنے برابر ہین وسمین مرد اور عورت اور حکم قربانی کا یہ ہے
نکلنا ہوتا ہے عہدہ واجب سے دنیا مین اور پہونچنا ہوتا ہے طرف ثواب کے عقبیٰ مین بفضل اللہ
تعالیٰ کے اور تونگر ظاہر روایت مین وہ ہے کہ اوس پاس ساڑھے باون روپیہ یا ساڑھے سات تولہ
سونا ہو یا کوئی چیز ہو قیمتی ساڑھے باون روپے کی سوائے مکان رہنے کے اور اسباب گھر کے اور سواری

٢٠٨٢٩

اور خادم اوسکے کہ اسکی حاجت ضروری مین رہتا ہے اور جو کہ سوا اونکے ہون جانور یا بردہ یا گھوڑا یا اسباب کہ تجارت کے لیے ہو یا غیر تجارت کے لیے اونسے تونگر ہی گنا جاویگا اور اگر ہو اوس پاس زمین اور غلہ آمدنی ملک کا تو اختلاف کیا ہے مشائخ متاخرین رح نے پس زعفرانی اور فقیہ علی رازی نے اعتبار کیا ہے زمین کی قیمت کا اور ابو علی دقاق وغیرہ نے اعتبار کیا ہے دخل یعنی آمدنی کا اور اختلاف کیا ہے آپسمین کہا ابو علی دقاق نے کہ اگر داخل ہوتا ہو اسکے لیے اوس سے قوت سال بھر کا تو اوسپر قربانی ہے اور بعضون نے کہا قوت ایک مہینہ کا اور جسقدر کہ زائد ہو اس سے بقدر دو سو درہم کے یا زیادہ تو اوسپر قربانی واجب ہے اور اگر ہو زمین وقف اوسپر تو دیکھے اگر ہو کہ واجب ہوئین اوسکے لیے ایام قربانی مین بقدر دو سو درم کے یا زیادہ تو اوسپر قربانی ہے اور نہین تو نہین اور اگر ہو اوسپر دین اتنا کہ اگر صرف کیا جاویگا اوسمین مال تو کم ہو جاوے نصاب اسکی تو نہین واجب ہوتی ہے قربانی پس دین مانع ہے زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اور قربانی کا اوپر مذہب معتمد کے اور دین مطلق مانع ہے خواہ معجل ہو یا مؤجل اگرچہ مہر بیوی کا ہو مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین ہے اسلیے کہ کوئی مطالبہ اوسکا نہین کرتا عادۃً بخلاف معجل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہے والا نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہے دین کذا فی غایۃ البیان کذا فی البحر وغیرہ اور عورت اعتبار کیجاتی ہے غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر یہ صاحبین کے نزدیک ہے اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کے نہین اعتبار کیجاتی ہے غنیہ بسبب اسکے کہ کہا گیا ہے کہ یہ اختلاف درمیان اونکے مہر معجل مین ہے اور بسبب مہر مؤجل کے نہین اعتبار کیجاتی ہے غنیہ اتفاقاً اور اسیطرح اگر ہو اسکے لیے مال غائب کہ نہ پھونچے طرف اسکے ایام قربانی مین اسپر بھی قربانی واجب نہین اور نہین شرط کیا گیا ہے یہ کہ ہو غنی تمام وقت مین یہانتک کہ اگر ہو گا فقیر اول وقت مین پھر غنی ہو جاویگا آخر وقت مین تو واجب ہو گی قربانی اسپر اور اگر ہون اوسکی ملک مین دو سو درم پس گذرا اسپر سال اور زکوۃ مین دین پانچ درم پھر آئے ایام قربانی کے اس حال مین کہ اوسکی پاس ایک سو پچانوین درم

بہ حسب ... ملک زمین ... معتبر ہے
دو سو درم ... واجب ہوتی ہے

ہین اسمین روایت نہین ہے لیکن ذکر کیا زعفرانی نے کہ واجب ہوتی ہے اسپر قربانی اسلیے کہ
ناقص ہوا ہے وہ مال بسبب صرف کرنیکے جہتہ قربت مین پس ٹھہرایا جاویگا قائم تقدیرًا یہانتک کہ
اگر صرف کیے جاوین اسمین سے پانچ درہم نفقہ مین تو نہین واجب ہوگی قربانی اور اگر خریدکرے
تونگر بکری قربانی کے لیے پھر ضائع ہوجائے یہانتک کہ گم ہوگئی نصاب اوسکی اور ہوگیا فقیر پھر آئے
ایام قربانی کے پس نہین ہے واجب اسپر یہ کہ خریدے بکری پس اگر پائی اسنے بکری گئی ہوئی اس حال مین کہ
وہ مفلس ہے اور رہا ایام قربانی مین تو نہین واجب اسپر یہ کہ قربانی کرے اسکو اور اگر ضائع ہوگئی پھر اور خریدے
اس حال مین کہ وہ تونگر ہے پس قربانی کیا اوسکو پھر پائی پہلی اس حال مین کہ وہ مفلس ہے نہین ہے
اسپر لازم کہ یہ تصدق کرے کچھ اگر ہووے نان بائی کے پاس گیہون دوسو درہم کے کہ تجارت کرتا ہے
اونکی یا نمک کہ قیمت اوسکی دوسو درہم ہو یا دہوبی کے پاس صابون یا ریہ دوسو درم کی ہو تو اوسپر قربانی ہے
اور اگر ہو کسی کے پاس قرآن مجید دوسو درہم کا اور وہ اسمین سے اچھی طرح پڑہ سکتا ہی تو نہین قربانی اسپر برابر
ہے کہ پڑہتا ہو اوسمین یا سستی کرتا ہو پڑھنے مین اور اگر اچھی طرح نہین پڑہ سکتا ہی اسمین سے تو اوسپر
قربانی ہے نہیں اسلیے کہ وہ اہل اوسکا نہین پس وہ زائد ہی اسکی حاجت سے اور اگر ہو اوسکے چھوٹا بیٹا کہ
کہ رکھا ہو اوسکے لیے مصحف یہانتک کہ اسپر دکیا اوسکو طرف اوستاد کے تو اوسپر قربانی ہی اور کتابین علم
دین کی اور حدیث کی مانند مصحف مجید کے ہین اس حکم مین اور بسبب کتابونکے نہین گنا جاتا ہی غنی مگر یہ
کہ ہون ہر نوع سے دو کتابین ساتھہ ایک روایت کے ایک شیخ سے اور ایک شیخ سے
ساتھہ دو روایتونکے مانند روایت ابی حفص اور ابی سلیمان کے محمد رح سے اور نہین واجب ہوتی قربانی
اور نہین گنا جاتا ہے غنی بسبب حدیث کی کتابونکے اور تفسیر کے اس حالمین کہ ہو اوسکے لیے ہر نوع سی ایک کتاب
اور مالک کتابون طب اور نجوم اور ادب کا غنی ہے بسبب اونکے جبکہ پہونچی قیمت اونکی نصاب کو ایک شخص
اپاہج ہی خریدا اوسنے گدہا کہ سوار ہوتا ہے اوسپر اور چلنا پھرتا ہے اپنے حوائج مین اور قیمت اوسکی دوسو
درہم ہے اسپر نہین ہے قربانی اور اگر ہو اوسکے لیے گھر کہ اوسمین دو مکان ہین ایک جاڑے کا اور ایک گرمی کا

ویا فرش ہے ایک جاڑے کا ایک گرمی کا نہیں ہوتا ہے سبب اونکے غنی پس اگر ہون اوسکے لیے تین مکان اور
قیمت تیسرے کی دوسو درہم ہے تو اوسپر قربانی واجب ہوگی اور اسیطرح تیسرا فرش اور غازی بسبب
دو گھوڑونکے نہیں ہوتا غنی اور بسبب تیسرے کے ہوتا ہے غنی اور نہیں ہوتا غازی بسبب ہتیارونکے
غنی مگر یہ کہ ہون اوسکے لیے ہر ہتیار سے دو دو کہ قیمت ایک کی اون دونون میں سے دوسو درہم کی ہو اور
نہین ہے غنی بسبب ایک گھوڑے کے یا ایک گدہے کے پس اگر ہون اوسکے لیے دو گھوڑے یا دو گدہے
کہ ایک اون دونونکا دوسو درہم کا ہے تو وہ نصاب ہے اور کھیتی کرنیوالا بسبب دو بیلونکے اور ہل وغیرہ کے نہین
غنی اور بسبب ایک گائے کے غنی ہے اور بسبب تین بیلونکے جبکہ ایک اونکا دوسو درہم کا ہو صاحب
نصاب ہے اور مالک کپڑونکا نہین ہے غنی بسبب تین جوڑونکے کہ ایک اونکا گھر کے پہننے کا ہو اور
دوسرا کاروبار کرنے کا اور تیسرا عیدونکے لیے اور وہ غنی ہے بسبب چوتھے کے اور مالک
انگورونکا غنی ہے جبکہ ہون دوسو درہم کے نہین واجب ہے مرد پر یہ کہ قربانی کرے اپنی بڑی اولاد
کیطرف سے اور بیوی کیطرف سے مگر ساتھ اذن اونکے کے اور چھوٹی اولاد کے حق مین دو روایتین ہین
ابی حنیفہ رح سے ظاہر روایت مین مستحب ہے واجب نہین بخلاف صدقہ فطر کے اور بیچ روایت حسن کے
ابی حنیفہ رح سے یہ ہے کہ واجب ہے قربانی کرنی اپنی چھوٹی اولاد کیطرف سے اور اولاد اولاد کیطرف سے
اگر نہو باپ اوسکا اور فتوی ظاہر روایت پر ہے کہ واجب نہین اور اگر ہو چھوٹی کے لیے مال تو کہا ہے
بعض مشائخ ہمارے نے کہ واجب ہے قربانی کرنی باپ پر بیٹے اوسکے مال مین سے اور یہی صحیح تر ہے کذا فی الہدایہ
اور واسطے وصی کے بیچ قول ابی حنیفہ رح کے یہ ہے کہ قربانی کرے صغیر کے مال مین سے بر قیاس صدقہ
فطر کے اور نہ تصدق کرے گوشت اسکا ولیکن کہلاوے صغیر پس اگر بچ رہے کچھ کہ نہ ممکن ہو ذخیرہ کرنا
اوسکا تو خریدے ساتھ اوسکے وہ چیز کہ منتفع ہو ساتھ عین اوسکی کے کذا فی فتاوی قاضیخان اور صحیح تر
یہ ہے کہ نہین واجب قربانی کرنی وصی کو اور پہونچتا نہین اوسکو یہ کہ قربانی کرے اوسکے مال
مین سے کذا فی المحیط اور باؤلا دیوانہ ہمین بمنزلہ لڑکے کے ہے اور وہ کہ دیوانہ ہو جاتا ہے کبھی اور

افاقہ پاتا ہے کبھی پس وہ مانند تندرست کے ہے نہین واجب ہوتی ہی مرد پر قربانی کرے اپنی
لونڈی غلام کیطرف سے بلکہ مستحب ہے اور جو کہ بالغ ہو چھوٹو نمین سے ایام قربانی مین اور ہو وہ تونگر تو واجب
اوسپر قربانی کرنی نہین واجب ہے قربانی مسافرون پر اور نہ حاجیون پر جبکہ ہون احرام مین اگرچہ ہو
اہل مکہ سے اور کیفیت وجوب قربانی کی بعض انمین سے یہ ہے کہ وہ واجب ہوتی ہے اپنے وقت مین
تمام وقت مین غیر معین پس جسوقت مین کہ قربانی کریگا وہ شخص کہ اوسپر واجب ہے
ہوگا ادا کرنیوالا واجب کا برابر ہے کہ ہو اول وقت مین یا بیچ مین یا آخر مین اور اس سے یہ
نکلا کہ اگر نہین تھا اہل واسطے وجوب کے اول وقت مین پھر ہوا اہل آخر وقت مین بسبب اسکے
کہ تھا کافر یا غلام یا فقیر یا مسافر اول وقت مین پھر ہوا اہل آخر وقت مین واجب ہوگی اوسپر
قربانی کرنی اور اگر تھا اہل اول وقت مین پھر نہین باقی رہا اہل آخر وقت مین بسبب اسکے
کہ مرتد ہوگیا یا مفلس یا مسافر ہوا آخر وقت مین تو نہین واجب ہوگی اسپر اور اگر قربانی کی اول
وقت مین اس حال مین کہ وہ فقیر تھا پس اسپر لازم ہے یہ کہ پھر کر قربانی کرے اور یہی صحیح ہے اور
اگر تھا تونگر تمام وقت مین پھر ہوگیا فقیر ہوگی قیمت بکری لائق قربانی کے دین اسکے ذمہ تصدق کرے
اسکو جب ہاتھ لگے اور اگر مرجائے تونگر ایام قربانی مین پہلے قربانی کرنیکے تو ساقط ہوجائیگی اس سے
قربانی اور بعض کیفیت مین سے یہ ہے کہ نہین قائم ہوتا غیر قربانی کا جگہ اوسکے وقت مین یہانتک کہ
اگر تصدق کرے بکری یا قیمت اوسکے وقت مین تو نہین کفایت کرتی اوسکو قربانی سے اور بعض انمین
سے یہ ہے کہ جاری ہوتی ہے اسمین نیابت پس جائز ہے انسان کو یہ کہ قربانی کرے اپنی
طرف سے اور اپنے غیر کیطرف سے ساتھہ اذن اوسکے کے برابر ہے کہ اذن دیا گیا مسلمان ہو
یا کتابی اور بعض انمین سے یہ ہے کہ وہ قضا کیجاتی ہے جبکہ فوت ہوجاوے وقت اپنے سے
پھر قضا اوسکی کبھی ہوتی ہے ساتھہ تصدق کرنے قیمت بکری کے یعنے غنی پر غیر نذر مین پس
اگر واجب کیا قربانی کرنے کو اپنے پر ساتھہ بکری معین کے پھر نہ قربانی کی وہ یہانتک کہ گذر گئے

ایام قربانی کے تو لللہ دیدے اوسکو زندہ برابر ہے کہ تونگر ہو یا مفلس ہو ایسیہی جبکہ خریدی بکری
مفلس نے تاکہ قربانی کرے اوسکو پس قربانی کی یہانتک کہ گذر گیا وقت اوسکا تو للہ دیدے اوسکو زندہ اور نہیں
جائز ہے کھانا اوسمین سے پس اگر بیچے اوسکو تو تصدق کرے مول اوسکا پس اگر ذبح کیا اوسکو اور تصدق کیا
گوشت اوسکا جائز ہوا اور اگر تھی قیمت اوسکی حالت زندگی کی زیادہ تو تصدق کرے اوسقدر زیادتی
اور اگر کھایا اوسمین سے کچھ اوتنے کی قیمت للہ دے پس اگر نہ کیا یہ یہانتک کہ آیا دن قربانی سال آیندہ کا
اوسمین قربانی کی سال گذشتہ کی نہیں جائز ہوگی پس اگر بیچے اوسکو بعد ایام قربانی کے تو تصدق
کرے قیمت اوسکی پس اگر بیچا اوسکو ساتھہ ایسی قیمت کے کہ غبن کھاتی ہین لوگ اوسمین کفایت کریگا
اوسکو اور اگر ایسی قیمت کو بیچا کہ نہیں غبن کھاتے ہین لوگ اوسمین للہ دے زیادتی کو اور بعض
اونمین سے یہ ہے کہ قربانی کے واجب ہونے نے نسخ کردیا ہر ذبح کو کہ تھا پہلے اس سے مانند
عقیقہ اور رجبیہ اور عتیرہ کے **دوسرا باب** بیچ واجب ہونے قربانی کے ساتھہ نذر کے اور اوس
چیز کے کہ بیچ حکم نذر کے ہے ایک شخص نے خریدی بکری قربانی کے لیے اور واجب کیا اوسکو ساتھہ زبان
اپنی کے پھر خریدی دوسری جائز ہے اوسکو بیچ ڈالنا پہلی کا اور اگر ہو دوسری بری پہلی سے اور خرچ
کی دوسری تو تصدق کرے زائد اوس چیز کو کہ درمیان دونون قیمتونکے ہے اسلیے کہ اوسنے جب واجب کیا
پہلی کو اپنی زبان سے تو متقرر کی مقدار مالیت پہلی کی واسطے اللہ تعالی کے پس نہیں ہے واسطے اوسکی
یہ کہ زائد بچا رکھی اپنے لیے کچھ اور اسلیے لازم ہے اوسکو تصدق کرنا زائد کا اور صحیح یہ ہے کہ برابر ہین
اس حکم مین فقیر اور غنی خریدی غنی نے قربانی پس جاتی رہی وہ پھر خریدی اور پھر پائی پہلی ایام قربانی
مین تو جائز ہے اوسکو یہ کہ قربانی کرے جسکو چاہے اون دونو نمین سے اور اگر تھا مفلس پس
خریدی اوسنے ایک بکری اور واجب کیا اوسکو پھر پائی پہلی تو اوسکو لازم ہے یہ کہ قربانی کرے
دونونکو واجب کین ایک شخص ہنے اپنے نفس پر دس قربانیان لازم ہونگی اوسپر سب بموجب
روایت صحیح کے اگر خریدی بکری قربانی کے لیے پھر بیچ ڈالا اوسکو اور خرید کی اور بکری ایام

قربانی مین لیس یہ تین وجوہ پر ہے پہلے یہ کہ جب خریدی بکری نیت کی ساتھہ اوسکے قربانی کی اور دوسرے یہ کہ خریدی کی بغیر نیت قربانی سکے پھر نیت کی قربانی کی اور تیسرے یہ کہ خریدی کی بغیر نیت قربانی کے پھر واجب کی اپنی زبان سے یہ کہ قربانی کرونگا پس کہا کہ اللہ کے لیے ہے مجھپر یہ کہ قربانی کرونگا اسی برس مین لیس وجہ اول مین بموجب ظاہر روایت کے نہین ہوتی ہے قربانی جب تلک کہ نہ واجب کرے اوسکو اپنی زبان سے لور ابی یوسف رح سے کہ نقل کی ہے ابو حنیفہ رح سے یہ کہ وہ ہوجاتی ہے قربانی مجرد نیت کے مانند واجب کرنے اوسکے کے زبان سے اور اسی پر عمل کیا ہے ابی یوسف رح نے اور بعض متاخرین نے اور امام محمد رح سے منقول ہے ملتقی مین کہ جب خریدی بکری کا قربانی سکے لیے اور دلمین نیت کرے قربانی کی وقت خریدنے کے ہوتی ہے قربانی جبکہ نیت کی پس اگر سفر کرے پہلے ایام قربانی کے تو بیچ ڈالے اوسکو اور ساقط ہوجاتی ہے اوس سے قربانی بسبب مسافرۃ کے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جبکہ خرید کرے بکری بغیر نیت قربانی کے پھر نیت کرے قربانی کی بعد خریدنے کے نہین ذکر کیا ہے حکم اوسکا ظاہر روایت مین لیکن روایت کیا ہے حسن نے ابی حنیفہ رح سے کہ وہ نہین ہوتی قربانی یہانتک کہ اگر بیچ ڈالے گا اوسکو جائز ہوگا بیچ ڈالنا اوسکا اور اسپر عمل کرتے ہین ہم اور جبکہ خریدیگا بکری پھر واجب کریگا اوسکو اپنی زبان سے کہ یہ قربانی ہے اور یہی وجہ تیسری ہے ہوتی ہے وہ قربانی سب علما کے نزدیک ذبح کیا جانور خرید کیا ہوا قربانی سکے لیے بغیر نیت قربانی کے جائز ہوتی ہے بسبب اکتفا کرنے نیت کے وقت خریدنے کے اگر بیچی پہلی بکری بیس آنہ کو پس زیادہ ہوئی وہ خریدنے والیکے پاس کم تیس۳۰ آنہ کی ہوگئی پھر دوسری لیکر قربانی کی تو بموجب قول ابو حنیفہ اور محمد رح کے بیچنا پہلی کا جائز ہوا اور لازم ہے اوسکو کہ تصدق کرے بقدر کہ زیادہ ہوا نزدیک خریدنے والیکے یعنے دس آنہ اور نزدیک ابی یوسف رح کے بیع پہلی کی باطل ہے سے لی جاوے مول لینے والے سے خریدی کی بکری تجارت کے لیے پھر واجب کیا اوسکی قربانی کرنی کو اپنے پر اپنی زبان سے لازم ہے اوسپر یہ

کہ کرے اوسکو اور اگر نکیا یہانتک کہ گذر گئے ایام قربانی کے لئے دیدا اوسکو نذر مانی یہ کہ قربانی کرونگا اور نہین نام
لیا بکری کا تو اوسپر لازم ہوتی ہے بکری ورنہ کھاوے اوسمین سے اور اگر کھا دیگا تو لازم ہوگی اوسپر قیمت اوسکی اور اگر نذر مانی کہ
بکری قربانی کرونگا پھر قربانی کیا اونٹ یا گائے تو جائز ہے باب تیسرا بیچ اوقات قربانی کے کچھ مسائل اوسکے تو احکام العیدین مین
مذکور ہو چکے ہین اور باقی یہ ہین اگر ذبح کی قربانی بعد دوپہر ڈھلنے کی اسحالت مین کہ گمان کرتا تھا کہ یہ عرفہ کا دن ہے پھر معلوم ہوا کہ وہ دن عید الضحی کا
تھا جائز ہوئی قربانی اور اگر ذبح کیا پہلے نماز عید کے اور وہ گمان کرتا تھا کہ یہ دن عید کا ہے پھر معلوم ہوا کہ وہ دوسرا دن تھا تو بھی
جائز ہوئی قربانی اگر تھا ایک شخص مسافر اور حکم کیا اپنے اہل کو کہ قربانی کرنا میری طرف سے شہر مین تو نہین جائز ہے قربانی اوسکی طرف سے
مگر بعد نماز امام کے باب چوتھا اون مسائل مین کہ متعلق ہین ساتھ مکان و زمانہ کے اگر ایک شخص دیہاتی داخل ہوا شہر مین نماز عید الضحی کے
پہلے اور حکم کیا اپنے اہل کو کہ قربانی کر لینا تو جائز ہے یہ کہ ذبح کرین اوسکی طرف سے بعد طلوع صبح فجر کے اور اگر اہل اوسکے ہین شہر مین ہووے گا تو نہین
تو نہین جائز ہوگی مگر بعد نماز امام کے یعنے اس مین اعتبار جگہ ذبح کا ہے نہ ذابح کا نزدیک عنہ کے اگر نکالی قربانی شہر سے واسطے ذبح کی پہلے نماز عید کے
تو لکھا ہے علماء نے اگر نکلا تھا شہر سے بمقدار اوسکے کہ مباح ہوتا ہے مسافر کو قصر کرنا نماز کا اوس مکان مین تو بھی جائز ہوگا ذبح کرنا پہلے
نماز عید کے و الا نہین اگر وصیت کی کہ میری طرف سے قربانی کرنا اور نام نہین لیا گائے یا بکری کا یا اور کسی جانور کا اور مول بھی اوسکا
نہین بیان کیا تو جائز ہوگا اور واقع ہوگی بکری برخلاف اوسکی کہ وکیل کیا کسیکو قربانی کرنیکے لیے اپنی طرف سے اور نہین نام لیا
کسی جانور کا اور نہ مول کا تو یہ نہین جائز ہے اگر غنی تھا ایام قربانی مین اور بیچ قربانی نکی یہانتک کہ مر گیا پہلے گذرنے ایام قربانی کے ساقط
ہوگئی اوس سے قربانی یہانتک کہ نہین واجب ہے اوسپر وصیت کرنی اور اگر مرا بعد گذرنے ایام قربانی کے نہین ساقط ہوا تصدق کرنا
قیمت بکری کا یہانتک کہ لازم ہوگا اوسکو وصیت کرنا تھا ایک شہر والے نے کسیکو وکیل کیا کہ ذبح کرنا میری بکری اور آپ باہر گیا طرف دیہات کے
پس نکالا وکیل نے قربانی کو طرف ایسی جگہ کے کہ نہین گنی جاتی تھی شہر سے پس ذبح کیا اوسنے اوسکو اوس جگہ پس اگر تھا
وکیل کرنیوالا جا چکا ہوئی قربانی اوسکی طرف سے اور اگر چلا آیا تھا شہر مین اور جانتا تھا وکیل نے اوسکی آنیکو تو نہ جائز ہوئی
قربانی وکیل کرنیوالے کی طرف سے بلا خلاف اور اگر نہ جانتا تھا وکیل ذبح کر کے پھر آنیکو جائز ہو جاویگی باب پانچواں بیچ
قربانی کرنیکے غیر کی طرف سے اور بیچ قربانی کرنیکے ساتھ بکری غیر کی اپنی طرف سے جو وقت کہ ذبح کری ایک شخص نے اپنی غیر کی طرف سے
ساتھ حکم اوس غیر کے یا بغیر حکم اوسکے تو نہین جائز ہوگی اسلیے کہ نہین ممکن ہے جائز کرنا قربانی کرنے کا غیر کی

طرف سے مگر ساتھ ثابت کرنے ملک کے واسطے اس غیر کے بکری میں اور وہ نہیں ثابت ہوتی ملک واسطے غیر کے مگر ساتھ
قبض کے حالانکہ نہیں پائی گئی ہی قبض حکم کرنیوالے کیلیے پس یہ ہبہ نہ ہوا اور نہ اوسکے نائب کا اگر ذبح کی قربانی اپنی جورو کی
مالک کیطرف سے بغیر حکم صریح اوسکے تو واقع ہوگی مالک کیطرف سے اور نہیں تاوان آویگا ذبح کرنیوالے پر بدلیل استحسان کے
اگر قربانی کیا اونٹ اپنی طرف سے اور اپنی بیوی کیطرف سے اور اپنی اولاد کیطرف سے نہیں حکم ہی اوسکا ظاہر روایت میں
لیکن کہا حسن بن زیاد نے اگر ہو اولاد اوسکی چھوٹی جائز ہوگی اوسکی طرف سے اور اون سبکی طرف سے بموجب قول ابو حنیفہ
اور ابی یوسف کی اور اگر ہو اولاد بڑی تو اگر اونکی حکم سے کی ہوگی تو جائز ہوگی سبکی طرف سے بموجب قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف
کے اور اگر ہوگی بغیر حکم اونکے یا بغیر حکم بعض اونکے تو نہیں جائز ہوگی نہ اوسکی طرف سے اور نہ اونکی طرف سے اونکی نزدیک
اسلیے کہ جسنے حکم نکیا تھا اوسکا حصہ فقط گوشت ہوا نہ قربانی پس ہوا سب گوشت اور کہا حسن بن زیاد نے کہ جب قربانی کیا اونٹ
اپنی طرف سے اور اپنی پانچ اولاد چھوٹی کیطرف سے اور اپنی ام ولد کیطرف سے ساتھ حکم اسکے کے یا بغیر حکم اوسکے نہیں جائز ہوگا
اوسکی طرف سے اور نہ اونکی طرف سے اور کہا ابو القاسم نے کہ جائز ہوگی اسکی طرف سے ایک شخص نے ذبح کی قربانی غیر اپنی کی
طرف سے بغیر حکم اوسکے پس اگر بھر لی مالک نے اوس سے قیمت اوسکی تو جائز ہوگی ذبح کرنیوالے کی طرف سے نہ مالک کیطرف سے
اسلیے کہ ظاہر ہوا کہ ذبح کرنا حاصل ہوا اوسکے ملک میں اور اگر لے لیا اس ذبح کیے ہوئے کو مالک نے تو کفایت کریگی مالک
کیطرف سے اسلیے کہ اوسنے نیت کی ہی تھی اوسکی پس نہیں ضرر کریگا اوسکو ذبح کرنا غیر اوسکے کا اور سکو جسکہ غلطی کی
دو شخصوں نے پس ذبح کی ہر ایک نے اون دونو میں سے قربانی دوسرے کی صحیح ہوئی دونوں کی طرف سے اور نہیں تاوان آویگا
دونوں پر ازراہ استحسان کے اور لیلیویگا ہر ایک اون دونو میں سے ذبح کی ہوئی دوسرے سے پس اگر کھالیں دونوں نے اور ہم
معلوم کیا تو ہر ایک دوسرے سے بخشوا لے اور کفالت کریگی دونوں کو اور اگر تنازع کریں دونوں پس ہر ایک اون
دونو میں سے تاوان لیوے دوسرے سے قیمت اپنی بکری کی پھر تصدق دیگا اوس قیمت کو اگر گذر گئے ہوں دن قربانی کے
اسلیے کہ وہ قیمت بدلے گوشت کا دو شخصوں نے داخل کیں اپنی دو بکریاں گلہ میں پھر مغالطہ پڑا دونو کو پس دعوی کیا
ہر ایک نے اون دونو میں سے ایک بکری کا بطور چھوڑ دی دونوں نے ایک بکری کہ نہیں دعوی کرتے ہیں دونوں
اوسکا پس جسکا دعوی نہیں کرتے ہیں وہ بیت المال کے لیے ہوگی اور جسکی تنازع کرتے ہیں دونوں

مین آدہون آدہ ہو گی اونہین کفایت کریگی قربانی دونونکی طرف سے اور اگر اونٹ ہو گا یا گای تو جائز
ہو گی دونونکی طرف سے اور یہی صحیح تر ہے چار آدمیونکی چار بکریان تہین اور اونہون نے بند کین ایک مکان مین
پھر مر گئی ایک نہین جانی جاتی ہو کہ وہ کسکی ہے بیچی جاوین وہ سب بکریان اور مول لیجاوین اونکی مول کی اور چار
بکریان کہ ہر ایک کے لیے اونمین سے ایک ایک بکری ہو پھر وکیل کرے ہر ایک اونمین سے دوسرے کو ساتھ ذبح ہر ایک کے اون بکریون
سے اور بخشوا بھی لین ہر ایک اونمین سے اپنے یارون سے تاکہ جائز ہو قربانی سے باندھین تین شخصون نے
تین قربانیان ایک مکان مین پھر پایا اونہونمے ایک مین عیب کہ مانع ہے قربانی سے کے جواز سے اور
انکار کیا ہر ایک نے اسکا کہ ہو اسکے لیے عیب دار اور جھگڑین وہ دو مین تو عیب دار بیت المال کے
لیے ہو گی اور حکم کیا جاوے ساتھہ دوسرے کہ وہ ان تینو نمین تین حصے کر کر بانٹ دی جاوین ایک شخص نے
خریدین پانچ بکریان ایام قربانی مین اور ارادہ کیا یہ کہ قربانی کرونگا ایک کو اونمین سے مگر یہ کہ اوسے معین
نہین کیا تھا پس ذبح کی ایک او شخص نے ایک بکری انمین سے قربانی کے دن بغیر حکم مالک کے ساتھہ نیت
قربانی مالک کے تو وہ ذبح کرنیوالا تاوان دیگا اسلیے کہ اوسکے مالک نے ہرگاہ کہ نہین معین کیا تھا اوسکو
نہین اذن دیا ساتھہ اس معینکے دلالۃً اگر غصب کی قربانی غیر اپنے کی اور ذبح کیا اوسکو اپنی طرف سے
اور پھر دی قیمت اوسکی مالک کو تو کفایت کریگی وہ اوسکو اسلیے کہ مالک ہو گیا تھا اسکا بسبب پہلے غصب کے
اگر غصب کی ایک شخص سے ایک بکری اور قربانی کیا اوسکو نہین جائز ہو گی اور مالک اوسکا اختیار
رکھتا ہے اگر چاہے لے لے اوسکو ناقص اور پھر لے اوس سے نقصان اسکے قدر اور اگر چاہے
پھر لے اوس سے قیمت اسکی جتنی ہے پس ہو جائیگی بکری ملک غاصب کی وقت غصب سے اور جائز ہو جائیگی قربانی
از راہ استحسان کے اوسیطرح اگر خریدی بکری پس قربانی کیا اوسکو پھر وہ نکلی کسی اور کی پس اگر اجازت دی مالک نے
بیع کی جائز ہوئی اور اگر طلب بکری کا کی پھیرنے کی نہ جائز ہوئی اور اگر امانت رکھوائی ایک شخص نے ایک شخص کے
پاس بکری پس قربانی کر ڈالا اوسکو امانت رکھنے والے نے اپنی طرف سے دن قربانی کے پس اختیار کیا اوسکے
مالک نے قیمت دینا راضی ہوا ساتھ قیمت کے اور لے لی پس وہ نہین کفایت کرے گی

امانت رکھنے والے کو قربانی اسکی سے اسیطرح اگر عاریت دی یا اجارے دی اونٹنی یا بیل یا گائے اور
قربانی کر ڈالی اجارہ لینے والے نے یا عاریت لینے والے نے تو نہین کفایت کریگی وہ قربانی سے
برابر ہے کہ لے لیا اوسکو مالک نے یا بھر لی قیمت اوسکی اگر بکری گروی تھی اور گروی لینے والے نے قربانی
کر ڈالا اوسکو پھر مول بھر دیا اسکا نہین جائز ہوگی ایک شخص نے بلایا قصاب کو تا کہ ذبح کرے قربانی و
لیے پس اوسنے ذبح کی اپنی طرف سے تو وہ مالک ہی کی طرف سے ہوگی خرید کی قربانی کسی نے اور
حکم کیا کسی کو اوسکے ذبح کرنے کا پس ذبح کیا اوسنے اوسکو اور کہا کہ ترک کی بسم اللہ قصداً بھر دے ذبح کرنیوالا
قیمت بکری کی واسطے حکم کرنے والے کے اور خریدے وہ اسکی قیمت کی بکری اور قربانی کرے
اور تصدق دیوے گوشت اوسکا اور آپ نہ کھاوے یہ جب ہے کہ دن قربانی کے باقی ہوں اور اگر گذر گئے
ایام قربانی کے تو تصدق دیوے قیمت اوسکی فقیروں کو اور منقول ہے محمد رح سے کہ حکم کیا ایک شخص نے
کسیکو کہ ذبح کرے بکری اوسکے لیے پس ذبح کیا اوسکو مامور نے یہانتک کہ بیچ ڈالا اوسکو حکم کرنیوالے
جو حکم کیا گیا تھا
نے پھر ذبح کیا اوسکو مامور نے تو مامور تاوان دیگا اور نہین رجوع کرے گا حکم کرنیوالے پر
جانتا تھا وہ بیچ کو یا نہین جانتا تھا اور ابو یوسف سے ہے کہ حکم کیا ایک شخص نے کسی کو ساتھ ذبح
کرنے بکری کے حال آنکہ حکم کرنے والے نے بیچ ڈالا تھا اوسکو پس ذبح کیا اوسکو مامور نے
اور وہ جانتا تھا اسکے بیچ کو تو خریدنے والیکو لائق ہے کہ پھیر دیوے مول اور پیچھا پکڑے ذبح کرنیوالیکا
اور پھیر لے اوس سے قیمت اوسکی اور نہین پہونچتا ہے ذبح کرنیوالیکو یہ کہ رجوع کرے حکم کرنیوالے پر
اور اگر نہین جانتا تھا بیچ کو تو نہین پہونچتا ہے خریدنے والے کو یہ کہ لیوے اوس سے قیمت اگر
خریدین تین شخصون نے تین بکریان پھر مشتبہ ہوگئین وقت ذبح کے کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن فضل نے
کہ لائق ہے یہ کہ کھلاوے ہر ایک دوسرے کو قربانی یہانتک کہ اگر ذبح کریگا بکری اپنی جائز ہوگی
اور اگر ذبح کریگا بکری غیر اپنے کی ساتھ حکم اوسکے کے جائز ہوگی باب چھٹا بیچ متفرقات
کے خریدین ایک شخص نے دو بکریان قربانی کے لیے پس ضائع ہوگئی ایک

اور نہیں ہے اور قربانی کی دوسری پھر پایا اوسکو ایام قربانی مین یا بعد ایام قربانی کے پس نہیں ہے
اوسپر کچھ برابر ہے کہ ہو وہ اچھی اس بکری سے کہ قربانی کیا ہے اوسکو یا کمتر اس سے جبکہ کہا کہ واسطے اللہ
ہے مجھپر یہ کہ ہدیہ بھیجونگا بکری یا قربانی کرونگا بکری پھر ہدیہ بھیجی گائے یا اونٹ یا قربانی کی گائی یا اونٹ
جائز ہوئی ایک شخص نے قربانی کی بکری تیس ٹکے کی اور ایک شخص نے قربانی کی گائے بیس ٹکے کی
اور ایک اور شخص نے تصدق دیے سو ٹکے پس قربانی بکری والے کی اعلیٰ ہے قربانی گائے والے کی سے
اسلیے کہ قیمت بکری کی زیادہ ہے اور جسنے قربانی کی گائے وہ زیادہ ہے ثواب مین اوس سے کہ تصدق
دے سو ٹکے خرید کی ایک شخص نے بکری قربانی کے لیے ایام قربانی مین اس حالمین کہ وہ فقیر تھا اور قربانی
کیا اوسکو پھر غنی ہوگیا وہ ایام قربانی مین تو فتوی متاخرین کا اوسپر ہے کہ وہ اعادہ کرے جسوقت کہ
وصیت کی کہ قربانی کرنا میری طرف سے اور نام نہ لیا کسی جانور کا تو وہ جائز ہے اور واقع ہوگی بکری
اور اسیطرح اگر وصیت نکی اور حکم کیا ایک شخص کو یہ کہ قربانی کرنا میری طرف سے اور نام نہ لیا کسی
جانور کا پس وہ جائز ہے اور اگر وصیت کی یہ کہ خریدنا گائے ساتھ تمام مال میرے کے اور قربانی کرنا
اوسکو میری طرف سے پس مرگیا وہ اور نہ جائز رکھی وارثون نے تو وصیت جائز ہوگی ساتھ
تہائی کے بلاخلاف اور خرید کرے ساتھ تہائی کے بکری اور قربانی کرے اوسکو اسکی طرف سے
اور اگر وصیت کی یہ کہ خریدنا گائے بیس درہم کو میرے مال سے اور قربانی کرنا اوسکو میری طرف سے
پھر مرگیا اور تہائی مال اوسکا کم ہے بیس درہم سے تو قربانی کرے اوسکی طرف سے بموجب سبب
ہمارے کے ساتھ اسقدر مال کے کہ پہنچے وہ گائے کی قیمت کو اگر غصب کی قربانی ذبح
کی ہوئی تو ضامن ہے قیمت اوسکی اسلیے کہ وہ مال مملوک ہے غیر کا کیا ہے اوسکو بغیر اذن اوسکے
اور جبکہ لی قربانی کرنے والے نے قیمت اوسکی تو تصدق دیوے اوسکو اسلیے کہ وہ بسبب
قیمت بھر لینے کے ملک مین کردینا اوسکی پس ہوا گویا کہ اوسنے بیچا اوسکو اسکے ہاتھ اور جب
بیچا اوسکو اوسکے ہاتھ تو لازم آتا ہے تصدق کرنا قیمت اوسکی کا پس اسیطرح یہ اور

بیچی

نہین جائز ہے اوسکو یہ کہ ہبہ کرے اوسکو اور کو پس اگر پہونچے قیمت غاصب کو تو نہین آتا یہ قربانی زنیوالی پر
اسلیے کہ وہ تلف ہے بغیر فعل اوسکے کے پس اگر لیا ملکیا غاصب سے قربانی زنیوالے نے قیمت اوسکی اور وہ
غنی ہے یا فقیر تو نہین آتا اوسپر کچھ اور اسیطرح اگر صلح کی اس سے اوپر کم کے قیمت اوسکی سے تو لازم
ہوگا اوسکو یہ کہ تصدق کردے اوس چیز کو کہ پہونچی ہے طرف اوسکے قیمت اوسکی سے نہ اوسکو اور اگر
صلح کی اوس سے اوپر ایک چیز کمانے کے یا اسباب کے تو جائز ہے اوسکو یہ کہ کھا دے کھانیکی چیز اور
نفع اوٹھاوے ساتھہ اسباب کے مفلس نے خریدی بکری اور مرگئی ایام قربانی مین اور نکلا اوسکے پیٹ مین
سے بچہ تو تصدق دیوے اوسکو استحساناً واسطے عورت کے ایک مکان ہے کہ پہونچتی ہے قیمت اوسکی
نصاب کو رہتی ہے وہ بیچ مین ساتھہ خاوند اپنے کے تو اوسپر واجب ہے قربانی اور صدقہ فطر کا جس وقت
کہ قادر ہے خاوند اوسکا ساکن کرنے پر اور بعضون نے کہا کہ نہین واجب اوسپر قربانی اور
نہ صدقہ فطر کا تونگر ہو خاوند یا مفلس ہو پس اختلاف علما کا اسطرح دلالت کرتا ہے اوسپر کہ
عورت اگر نہ رہتی ہو اس گھر مین تو لائق ہی یہ کہ واجب ہے اوسکے نزدیک کذا فی القنیہ کہا گیا واسطے
علی ابن احمد کے کہ اگر ہو واسطے ایک شخص کے دین اوپر ایک مفلس اقرار کرنیوالے کے تو آیا حلال ہے
واسطے اوسکے زکوۃ یا نہین کہا نہین پھر کہا گیا کہ آیا اوسپر قربانی ہے یا نہین پس کہا نہین جب تک
کہ نہ پہونچے دین طرف اوسکے واسطے ایک شخص کے دین ہے بوعدہ حال یا تاخیر کے
اوپر معتبر غنی کے اور نہین ہے اسکے تصرف مین اسقدر کہ ممکن ہو اوسکو خریدنا قربانی کا تو نہین
لازم آتا اوسکو قرض لیکر قربانی کرنا اور نہ لازم آتی ہی اوسپر قیمت اوسکی جبکہ پہونچے طرف اوسکے
دین لیکن لازم ہے اوسکو یہ کہ مانگے اوس سے مول قربانی کا جبکہ غالب ہو اسکے گمان مین یہ کہ
دیدیگا اوسکو واسطے ایک شخص کے مال کثیر ہے غائب بیچ ہاتھہ شریک اوسکے کی یا مضارب
اوسکے کے اور اوسکے پاس اسقدر سونا یا چاندی یا اسباب گھر کا ہے کہ خرید کرسکتا ہے ساتھہ اوسکے
قربانی تو لازم ہے اوسپر قربانی کرنی چار آدمی ہین کہ خرید کی ہر ایک نے اونمین سے ایک ایک بکری

کہ رنگ اونکا اور فربہی اونکی ایک سی ہے تو پس بند کر رکھا اونکو پس جب صبح ہوئی تو پایا اونھوں نے
اونمیں سے ایک بکری کو کہ مرگئی ہے اور نہیں معلوم کہ کسکی ہے تو وہ بیچ جاوین سب بکریاں اور
خرید کیجاوین اونکے مول کی چار بکریاں پھر ایک اونمیں سے حکم کرے دوسرے کو ساتھ ذبح کرنے
ہر ایک کے اونمیں سے اور بخشوا بھی سلے ہر ایک اونمیں سے دوسرے سے تا کہ جائز ہو قربانی سے
جبکہ نہ پاوے قربانی اپنے شہر میں یا گاؤن میں لازم ہے اوسکو جانا اوسکی طلب کے لیے
طرف اوس موضع کے کہ جاتے ہیں طرف اسکے اپنے شہر سے واسطے خریدنے بکریونکے

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد اوس خدای پاک کو جو نور ایمان جنے بخشا خاک کو اور درود اوس نبی برحق صاحب لولاک اور
اوسکی آل اور اصحاب پر اسکے بعد مخفی نرہے کہ یہ کتاب منافع انتساب متضمن مسائل عید الفطر و
عید الضحی و فضائل ضروریہ عرفہ مقبول انشائین مسمّی **احکام العیدین مع تکملہ** جسکو افضل الفضلا
اکمل الکملا محدث جزیل عالم نبیل جناب مولانا مولوی **قطب الدین خانصاحب**
دہلوی مرحوم نے احادیث صحیحہ معتبرہ سے ترجمہ فرمایا بعد نظر ثانی مصنف موصوف کے
مع اضافہ چند فوائد کے چھپا تھا اب واسطے نفع بخشی خواص و عوام مومنین اور
مزید افادت اہل یقین کے بمطابقت اصل مطبع فیض منبع جناب چشمہ مروت
منبع فتوت صاحب ہمت والا منشی **نولکشور** صاحب
ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ماہ
مئی سنہ ۱۸۷۳ عیسوی مقام لکھنؤ مین
بار دوم طبع ہو کر مقبول
طبائع خاص و عام ہوئی

تمت